

# مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِإِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ

## علماء اور شریعت کی افضلیت پر اہل معرفت کا کلام



مصنف

امام اہلسنت امام احمد رضا محدث بریلوی

(انتوفی ۱۳۲۰ھ)

تخریج و تصحیح

مولانا فخر احمد سعیدی، مولانا امجد علی، مولانا امجد حسین

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِإِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ

علماء اور شریعت کی افضلیت پر

اہل معرفت کا کلام

مصنّف

امام اہلسنت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ

تخریج و تصحیح

مولانا ندیر احمد سعیدی، مولانا محمد اکرام اللہ بیٹ، مولانا غلام حسن

ترجمہ عربی عبادات

مولانا مفتی قاضی محمد سیف الرحمن، ہری پور ہزارہ

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

نام کتاب : علماء اور شریعت کی افضلیت پر اہل معرفت کا کلام

مصنف : امام اہلسنت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ

تخریج و تصحیح : مولانا ندیر احمد سعیدی، مولانا محمد اکرام اللہ بٹ

ترجمہ عربی عبارات : مولانا مفتی قاضی محمد سیف الرحمن

سن اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ / ستمبر ۲۰۰۹ء

تعداد اشاعت : ۳۵۰۰

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار مینھادر، کراچی، فون: 2439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: [www.ishaateislam.net](http://www.ishaateislam.net)

پر موجود ہے۔



## پیش لفظ

بعض نام نہاد صوفی جو لوگوں کو طریقت کے نام پر شریعت سے دُور کرنے میں مصروف عمل رہتے ہیں جنہیں اپنی پیری مریدی کی دکان چکانے کی فکر دامن گیر رہتی ہے، خود علم سے بے بہرہ اور دوسروں کو علم دینے سے باز کی سعی میں رہتے ہیں اور کئی جگہ تو یوں لگتا ہے کہ پیری مریدی وراثت ہے کہ پیر کا بیٹا ہی پیر بنے گا اگرچہ جاہل مطلق ہو، بے عمل فاسق و فاجر ہو پھر ایسے پیروں کو دیکھو تو فرائض، واجبات، سنن و مستحبات پر عمل نام کی کوئی چیز اُن میں نظر نہیں آتی، اگر شرع مطہرہ کے احکام اُن کو سنائے جائیں تو شریعت و طریقت میں فرق بیان کرنے لگ جاتے ہیں حالانکہ ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔

شریعت اصل ہے جو تمام احکام و جملہ علوم الہیہ کو جامع ہے جس میں سے ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت و معرفت ہے، اسی لئے باجماع قطعی جملہ اولیائے کرام تمام حقائق کو شریعت مطہرہ پر پیش کرنا فرض ہے، اگر شریعت کے مطابق ہوں تو مقبول ورنہ مردود۔

پھر جو لوگ ایسے دین کے چوروں سے ارادت و عقیدت رکھتے ہیں وہ بھی پرلے درجے کے نادان ہوتے ہیں کہ اُن گمراہ گن لوگوں کے آلودہ دامن کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، انہیں حدیث شریف سناؤ یہاں تک کہ قرآن کریم کی آیت کا ترجمہ سنا دو تو قرآن و حدیث کے مقابلے میں اپنے پیر کی بات کو ہی ترجیح دیں گے، اور شرع اور اہل شرع پر طعن کرنے لگ جائیں گے۔

اس لئے عوام المسلمین کو اپنے فریب کاروں سے بچانے کے لئے اور وہ جو خود فریبی میں مبتلا ہیں ان کی اصلاح کی غرض سے ”جمعیت اشاعت اہلسنت“ کے شعبہ نشر و اشاعت کمیٹی کے اراکین نے فیصلہ کیا کہ اس ماہ امام اہلسنت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان کا اس موضوع پر مفید رسالہ ”مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِإِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ“<sup>☆</sup> شائع کیا جائے تاکہ

شریعت اور طریقت کی راہیں الگ الگ بتانے والوں کی راہیں مسدود ہو جائیں اور اُن کو رجوع الی الحق کی توفیق ہو۔

ادارہ اس رسالہ کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے 185 ویں نمبر پر شائع کر رہا ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے طفیل ہم سب کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے خواص و عوام کے لئے نافع بنائے۔ آمین

محمد عطاء اللہ نعیمی

(خادم دارالافتاء جمعیت اشاعت البسنت، پاکستان)

**مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین و وارثانِ انبیاء و مرسلین صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا وعلیہم اجمعین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ حدیث شریف ”الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ“ (علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ ت) میں علمائے شریعت و طریقت دونوں داخل ہیں، اور جامع جو شریعت و طریقت ہیں وہ وراثت کے رُتبہ اعظم و انجلی و درجہ اتم و اکمل پر فائز ہیں، اور عمرو کا بیان ہے۔

۱۔ شریعت نام ہے چند فرائض و واجبات و منن و مستحبات و چند مسائل حلال و حرام کا، جیسے صورت و وضو نماز وغیرہ۔

۲۔ اور طریقت نام ہے وُضُولُ إِلَى اللہ تعالیٰ کا۔

۳۔ اس میں حقیقت نماز وغیرہ متکشف ہوتی ہے۔

۴۔ یہ بحرِ ناپیدا کنار و دریائے زخار ہے اور وہ بمقابلہ اس دریا کے ایک قطرہ ہے۔

۵۔ وراثت انبیاء کا یہی وُضُولُ إِلَى اللہ مقصود و منشاء اور یہی شانِ رسالت و نبوت کا مقتضی خاص اسی کے لئے وہ معوث ہوئے۔

۶۔ بھائیو! علمائے صُورِی و قُشْرِی کسی طرح اس وراثت کی قابلیت نہیں رکھتے۔

۷۔ نہ وہ علمائے ربانی کہے جاسکتے ہیں۔

۸۔ ان کے دامِ ترویج سے اپنے آپ کو دور رکھنا العیاذ باللہ یہ شیطان ہیں۔

۹۔ منزلِ اصلی طریقت کے سہ راہ ہوئے ہیں۔

۱۰۔ یہ باتیں میں اپنی طرف سے نہیں کہتا، بہت سے علمائے حقانی و اولیائے ربانی نے اپنی

اپنی تصانیف میں ان کو تصریح سے لکھا ہے اِلَى آخِرِ الْهَذِيانَاتِ، التماس یہ کہ ان

دونوں میں کس کا قول صحیح اور اس مسئلہ کی کیا تنقیح ہے، اگر عمرو غلطی پر ہے تو اس پر کوئی

شرعی تعزیر بھی ہے یا نہیں؟ وہ کہتا ہے میری غلطی جب ثابت ہوگی کہ میرے اقوال کا

ابطال اولیاء کے اقوال ہدایتِ مال سے کیا جائے ورنہ نہیں۔ بَیِّنُوا بِالْتَفْصِيلِ التَّامِ

تُوجَرُوا يَوْمَ الْقِيَامِ (پوری تفصیل بیان کرو اور روزِ قیامت اُجڑ پاؤ۔ ت)



## الجواب:

الحمد لله الذى أنزل الشريعة وجعلها للوصول إليه هي الذريعة لمن ابتغى إليه طريقاً دونها فقد خاب وهوى وضلّ وغوى وأفضل الصلوة وأكمل السلام على أكرم الرّسل وأفضل داع إلى سبيل السلام الذى شريعته هي الطريقة بعين الحقيقة فيها الوصول إلى العلى الأكبر ومن خالفها فسيصل ولكن إلى أين إلى سقر وعلى اله وأصحابه وعلمائه وأحزابه وارثي علمه وحاملی ادايه امين يارب العلمين. اللهم لك الحمد ربّ انى اعوذ بك ربّ أن يحضرون.

تمام حمدیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے شریعت نازل فرمائی اور اس کو اپنی طرف وصول کا ذریعہ بنایا یہی وسیلہ ہے اس کی طرف والے کا کوئی اور راستہ ہو تو وہ ناکام ہو اور خواہش نفس، مگر ابی اور ضلالت میں مبتلا رہے تمام رسولوں سے اکرم رسول پر افضل صلوٰۃ واکمل سلام ہو جو سب سے بہتر دعوت دینے والا سلامتی کی راہ کا یہ وہ ذات ہے جس کی شریعت ہی طریقت اور عین حقیقت ہے اُسی کے سبب اللہ تعالیٰ کے دربار میں وصول ہے اور جو اس کی مخالفت کرے گا وہ پہنچے گا کہاں، جہنم میں۔ آپ کی آل پاک و صحابہ و علماء اور جماعت پر جو آپ کے علم کے وارث ہیں اور آپ کے آداب کے حامل ہیں، آمین یا رب العالمین، یا اللہ! حمد تیرے ہی لئے، میرے رب! میں تیری پناہ لیتا ہوں شیطان کے وسوسوں سے اور تیری پناہ لیتا میرے رب! ان کے حاضر ہونے سے۔ (ت)

زید کا قول حق و صحیح اور عمر و کا زعم باطل قبیح و الحاد صریح ہے، اس کے کلام شیطنت نظام میں دس فقرے ہیں ہم سب کے متعلق مجمل بحث کریں کہ ان شاء اللہ انکریم مسلمانوں کو مفید

و نافع اور شیطانوں کی قانع و قانع ہو وباللہ التوفیق۔

(۱) عمر و کا قول کہ شریعت چند احکام فرض و واجب و حلال و حرام کا نام ہے محض اندھاپن ہے، شریعت تمام احکام جسم و جان و روح و قلب و جملہ علوم الہیہ و معارف ناقنابہ کو جامع ہے جن میں سے ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت و معرفت ہے و لہذا باجماع قطعی جملہ اولیائے کرام تمام حقائق کو شریعت مطہرہ پر عرض کرنا فرض ہے، اگر شریعت کے مطابق ہوں حق و مقبول ہیں ورنہ مردود و مخذول، تو یقیناً قطعاً شریعت ہی اصل کار ہے، شریعت ہی مناط و مدار ہے، شریعت ہی محکم و معیار ہے، شریعت ”راہ“ کو کہتے ہیں اور شریعت محمدی علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ و التحیۃ کا ترجمہ محمد رسول اللہ ﷺ کی راہ، یہ قطعاً عام و مطلق ہے نہ کہ صرف چند احکام جسمانی سے خاص۔ یہی وہ راہ ہے کہ پانچوں وقت ہر نماز بلکہ ہر رکعت میں اس کا مانگنا اور اس پر ثبات و استقامت کی دعا کرنا ہر مسلمان پر واجب فرمایا ہے کہ اٰهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (۱) ہم کو محمد ﷺ کی راہ چلاؤ ان کی شریعت پر ثبات قدم رکھ۔ عبد اللہ بن عباس و امام ابو العالیہ و امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں:

الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
و صاحبہاء۔ رواہ عن ابن عباس الحاکم (۲) فی ”صحیحہ“  
وعن أبی العالیۃ من طریق عاصم الأحول عنہ عبد بن حمید  
و أنباء جریح و أبی حاتم و عدی و عساکر و فیہ فذکرنا ذلک  
للحسن فقال صدق أبو العالیۃ و تصح (۳)

صراط مستقیم محمد ﷺ اور ابوبکر صدیق و عمر فاروق میں رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
(اس کو حاکم نے اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا  
اور ابو العالیہ سے بطریق عاصم الاحول ان سے عبد بن حمید اور جریج و ابی

۱۔ القرآن الکریم ۹/۱

۲۔ المستدرک للحاکم، کتاب التفسیر، شرح الصراط المستقیم، دار الفکر بیروت ۲۵۹/۲

۳۔ تفسیر القرآن العظیم لاین أبی حاتم، تفسیر سورة الفاتحة، مکتبۃ نزار مصطفیٰ الباز، ریاض ۳۰/۱



حاتم وعدی اور عسا کر کے بیٹوں نے، اور اس میں ہے کہ ہم نے یہ حدیث  
حسن سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا ابوالعالیہ نے خالص سچ کہا۔ (ت)  
یہی وہ راہ ہے جس کا منہا اللہ ہے، قرآن عظیم میں فرمایا:  
﴿إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ (۴)

”بیشک اس سیدھی راہ پر میرا رب ملتا ہے، یہی وہ راہ ہے جس کا مخالف  
بدوین گمراہ ہے۔“  
قرآن عظیم نے فرمایا:

﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ  
بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَضَعُكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (۵)

(شروع رکوع سے احکام شریعت بیان کر کے فرماتا ہے) ”اور اے  
محبوب! تم فرمادو کہ یہ شریعت میری سیدھی راہ ہے تو اس کی پیروی کرو  
اور اس کے سوا اور راستوں کے پیچھے نہ جاؤ کہ وہ تمہیں اس کی تاکید  
فرماتا ہے تاکہ تم پرہیزگاری کرو۔“

دیکھو قرآن مجید نے صاف فرمادیا کہ شریعت ہی صرف وہ راہ ہے جس سے وُصول  
إِلَى اللہ ہے اور اس کے سوا آدمی جو راہ چلے گا اللہ کی راہ سے دُور پڑے گا۔

۲۔ عمر و کا قول کہ طریقت نام ہے وُصول إِلَى اللہ کا، محض جُحون و جہالت ہے،  
ہر دو حرف پڑھا ہوا جانتا ہے کہ طریق طریقہ طریقت ”راہ“ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو، تو  
یقیناً طریقت بھی راہ ہی کا نام ہے اب اگر وہ شریعت سے جُدا ہو تو شہادت قرآن مجید جُدا  
تک نہ پہنچائے گی۔ بلکہ شیطان تک، جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا  
سب راہوں کو قرآن مجید باطل و مردود فرما چکا۔ لاجرم ضرور ہوا کہ طریقت ہی شریعت ہے۔  
اسی راہ روشن کا ٹکڑا ہے اس کا اس سے جُدا ہونا محال و ناسزا ہے جو اُسے شریعت سے جُدا

جانتا ہے اسے راہِ خدا سے توڑ کر راہِ ابلیس مانتا ہے مگر حاشا طریقتِ حق راہِ ابلیس نہیں قطعاً راہِ خدا ہے تو یقیناً وہ شریعتِ مطہرہ ہی کا ٹکڑا ہے۔

۳۔ طریقت میں جو کچھ منکشف ہوتا ہے شریعت ہی کے اتباع کا صدقہ ہے ورنہ بے اتباع شرع بڑے بڑے کشف راہیوں، جوگیوں، سنیا سیوں کو ہوتے ہیں۔ پھر وہ کہاں تک لے جاتے ہیں اُسی نازِ حیم و عذابِ الیم تک پہنچاتے ہیں۔

۴۔ شریعت کو قطرہ طریقت کو دریا کہنا اُس مجنون پکے پاگل کا کام ہے جس نے دریا کا پاٹ کسی سے سُن لیا اور نہ جانا کہ یہ وسعت نہ ہوتی تو اس میں کسی گھر سے آتی، شریعت منبع ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا، بلکہ شریعت اس مثال سے بھی متعالی ہے، منبع سے پانی نکل کر دریا بن کر جن زمینوں پر گزرے انہیں سیراب کرنے میں اسے منبع کی احتیاج نہیں، نہ اس سے نفع لینے والوں کو اصل منبع کی اس وقت حاجت، مگر شریعت وہ منبع ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا یعنی طریقت کو ہر آن اس کی احتیاج ہے منبع سے اس کا تعلق ٹوٹے تو یہی نہیں کہ صرف آئندہ کے لئے مدد موقوف ہو جائے فی الحال جتنا پانی آچکا ہے چند روز تک پینے، نہانے، کھیتیاں، باغات سینچنے کا کام دے نہیں نہیں منبع سے اُس کا تعلق ٹوٹے ہی یہ دریا فوراً فنا ہو جائیگا، بوند تو بوند غم کا بھی نام نظر نہ آئے گا۔ نہیں نہیں، میں نے غلطی کی، کاش اتنا ہی ہوتا کہ دریا سوکھ گیا، پانی معدوم ہوا، باغ سوکھے، کھیت مَر جھائے، آدمی پیاسے تڑپ رہے ہیں، ہرگز نہیں، بلکہ یہاں سے اس مبارک منبع سے تعلق چھوٹے ہی یہ تمام دریا و البحر المسجور ہو کر شعلہ فشاں آگ ہو جاتا ہے جس کے شعلوں سے کہیں پناہ نہیں۔ پھر کاش وہ شعلے ظاہری آنکھوں سے سو جھتے تو جو تعلق توڑنے والے جلے خاک سیاہ ہوئے تھے اتنے ہی جل کر باقی بچ جاتے کہ ان کا یہ انجام دیکھ کر ہمت پاتے مگر نہیں، وہ تو:

﴿نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطْلُعُ عَلَى الْأَفْنِدَةِ﴾ (۶)

”اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ کہ دلوں پر چڑھتی ہے۔“

اندر سے دل جل گئے، ایمان خاک سیاہ ہو گئے، اور ظاہر میں وہی پانی نظر آ رہا ہے

دیکھنے میں دریا اور باطن میں آگ کا درجہ، آگ کا کہ اس پر اس کے سببوں کو جلا کر دیا، پھر دریا  
منبع کی مثال سے ایک اور فرق منقسم ہے جس کی طرف اشارہ و نذر کا نفع لینے والوں، اس وقت  
منبع کی حاجت نہیں مگر حاجت الیہاں منبع سے تعلق نہ بھی تو لایے کہ پانی باقی رہے اور اس کے نہ  
ہو جائے جب بھی یہ آگ منبع سے اس کی جانچ پر تال کی حاجت ہے، دیویں کہ یہ پانی کھائے شیریں  
دریا جو اس برکت والے منبع سے نکل کر اس دارالعباد کی دایوں میں جاریں لے رہا ہے،  
یہاں اس کے ساتھ ایک سخت ٹاپا پاک کھاری دریا بھی بہتا ہے۔

هَذَا عَذْتُ لِرَأْسِ وَهَذَا مَنَاجِحُ ۝ (۷۲)

ایک خوب بیٹھا شیریں ہے، اور ایک سخت ٹاپا کھاری، اور دریا کے شمار لیا ہے شیطان  
ملعون کے سوت دھوکے، تو دریا کے شیریں سے نفع لینے والوں کو یہ آن حیاتین ہے کہ ہر نفی  
لہر پر اس کی رحمت مزے ہو، اصل منبع کے لون طعم و ریح سے عادت رہیں کہ یہ ہماری منبع سے آئی  
ہے یا شیعہ فی پیشاب کی بدبو کھاری، اور دھوکا دے رہی ہے، سخت اذیت یہ ہے کہ اس پاک  
مبارک منبع کی کماں لطافت سے اس کا مزہ وجد زبان سے ترچا تا بہ رحمت و کھویا نہیں رہتی  
اور ساتھ ہی، لائق شامہ ہائے معنوی جس قدر بدبو چا تا ہے کہ آئی منبع سے جدا ہو، اور اسے  
گلاب اور پیشاب میں تیز نہیں رہتی۔ بیش کا حار کی بدبو رنگ موت ٹاپا چڑھاتا اور  
کمان کرتا ہے کہ دریا کے طریقت کا شیریں خوشبو خوش رنگ پانی پی رہا ہوں، ہذا شریعت منبع  
و دریا کی مثال سے بھی نہایت صحتی ہے "وَلِلّٰهِ الْمُلْكُ الْاَعْلٰی" شریعت مہرہ ایک ربانی  
نور کا فائوس ہے کہ دینی عالم میں اس کے سوا کوئی روشنی نہیں، اس کی روشنی بڑھتے بڑھتے صبح اور  
پھر آفتاب اور پھر اس سے بھی غیہ معنوی درجوں زیا، وہ تک ترقی کرتی ہے جس سے حقائق اشیاء  
کا انکشاف ہوتا اور نور حق تجلی فرماتا ہے یہ مرتبہ علم میں معرفت اور مرتبہ تحقیق میں حقیقت ہے تو  
حقیقت میں وہی ایک شریعت ہے کہ باختلاف مراتب اس کے مختلف نام رکھے جاتے ہیں،  
جب یہ نور بڑھ کر صبح روشن کے مثل ہوتا ہے، ایسے عین خیر خواہ بن جاتا اور اس سے کہتا ہے

"أَطْفَى الْمَصْبَاحَ فَقَدْ أَشْرَقَ الْأَصْبَاحُ"



چراغِ شمع اگر کہ بے قوسِ خوب روشن ہوئی۔

اگر آدمی دھوکے میں نہ آیا اور نورِ فانوسِ بڑھ کر ان ہو گیا، انہیں کہتا ہے کیا اب بھی چراغ نہ بجھنے کا آفتاب روشن ہے، حق بگچے چراغ کی یہ حالت ہے۔

اہلے کوروزِ روشن شمع کا فوری نہد

(یہ قوسِ روشن ان کا فوری شمع رکھتا ہے۔ ت)

ہدایت الہی اللہ بکلیہ ہے قندہ و احوال پر حق اور اس ملعون کو قلع کرتا ہے کہ اعداء اللہ! یہ قوسِ آفتاب جبر پاتے آخرا کی ہے، اسی قوس کا نور ہے اسے بجھایا تو نور کہاں سے آئے گا، اس وقت وہ عمارتِ خراب و خراب پھرتا ہے اور بندہ "نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ" (نور پر نور رہے اور اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے۔ ت) کی حمایت میں نورِ حقیقی تک پہنچتا ہے، اور اللہ میں کیا اور سمجھ کہ ہاں ان تو ہو گیا اب مجھے چراغ کی یہ حالت رہی، اس قوسِ جبر اور معاندانہ اندھیرے کہ باتھو تو ہاتھ بھٹی نہ دیتا، جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا:

طَلَسْتُ بَعْضَهُمْ فَجُوفُ بَعْضٍ اِذَا خَرَجَ يَدُهُ لَمْ يَكْذِبْهَا وَمِنْ

لَمْ نَجْعَلِ لِلَّذِي لَهُ نُورٌ اِفْصَالَ مِمَّنْ يُورِهُ ۝۵۰

”ایک پر ایک اندھیرے ہیں، پتا ہاتھ نکالے تو نہ سمجھے اور نہ خدا

نور نہ دے اس کے لئے نور کہاں۔“

یہ ہیں وہ کہ طریقت بعدِ حقیقت تک پہنچ کر اپنے آپ کو شریعت سے مستغنی سمجھ اور انہیں سے فریب میں آ کر اس ہی قوسِ جبر میں پھنس جاتے، کاش یہی ہوتا کہ اس کے گھٹنے سے جو مائیکہ اندھیرے ان کی آنکھوں میں چھپ جائے ان دہارے جو پت کر دیا ان واس کی خبر ہوتی کہ شاید توبہ کرتے فانوس کا کدِ ندامت والوں پر مہر رکھتا ہے، پھر نہیں روشنی دیتا، مگر تم اندھیرے تو یہ ہے کہ دشمن ملعون نے جس قوسِ فانوس کی مش آرائی اس کے ساتھ ہی معاہدہ سازشی بنی



شیطان نے نظر بندی کر کے اس کی چٹائی آسمانوں تک کھائی اور دل میں ڈالا کہ اب ہم تو زمین سے اترے سے اونچے نزر گئے ہیں اس سے تعلق کی ایسا جوت ہے، نیو سے دیوار خدا کر لی اور تھیجہ وہ ہوا جو قرآن مجید نے فرمایا کہ، فابھار بہ فی نار جہنمہ (۱۱) اس کی عمارت اس کے رجنہم میں تھے پڑی، والعباد باللہ رب العالمین، اسی لئے اولیائے کرام فرماتے ہیں صوفی جاہل شیطان کا مخر د ہے۔ اس لئے حدیث میں آیا حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

فقیہ واحد أخذ على الشيطان من ألف عابد رواه الترمذی (۱۲)

ایک فقیہ، شیطان پر ہزاروں عابدوں سے زیادہ بھاری ہے (اسے ترمذی

اور ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔)

بہ ظلم مجاہدہ والوں کو شیطان اٹیوں پر پھینکتا ہے، منہ میں کام، ناک میں ٹیکل ڈال کر جدھر چاہے بھیجے پھر تابت، اَوْ هُمْ يَخْسَنُونَ اَلَهُمْ يَخْسَنُونَ ضَعُفًا (۱۳) اور وہ اپنے حق میں شکستہ ہیں کہ ہم اچھے کام کر رہے ہیں۔

۱۱۔ عمر، کاہر یقت وغیرہ شریعت جان برادر مریدین کہ یہی مقصود ہے نبیاء ص ف اس کے لئے مبعوث ہوئے ہیں یہاں شریعت مطہرہ و موعودہ اللہ تعالیٰ مہمل و مغو باطل کر دینا ہے اور یہ صریح قرآن و تہذیب و تمدن و انانیت و ابعاد ہے، ہاں یہ بہت قوی تھا کہ اصل مقصود و فصول الی اللہ ہے، مگر یہی اس پر جو اپنی جہالت شہیدہ سے بنائے یا جانے اور عن و شریعت کے باعث نہ مانے کہ موصول اللہ کا راستہ یہی شریعت محمد رسول اللہ ﷺ ہے و بس۔ ہم اوپر قرآن مجید سے ثابت کر آئے ہیں کہ شریعت کے سوا اللہ تک راہیں بند ہیں، طریقہ شریعت اگر وہ اپنے زعم میں کسی راہ مخالف کا نام سمجھتا ہے تو حاشا، و خدا تک پہنچائے بلکہ وہ

۱۱۔ القرآن الکریم ۱۱۰/۹

۱۲۔ جامع ترمذی، باب عماد، باب ماجاء فی فضل عقیقۃ عیسیٰ عبادہ، من کلمی دہلی

۹۳/۲ و ابن ماجہ عن أبی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۱۳۔ من کلمی دہلی، باب فضل عیسیٰ، و بحث علی صلب عیسیٰ، بحکمہ سعد کلمی





جنہوں نے عدم نبوت پر ایمان لیا اس جہل کی شدت بہت ہے، حدیث شریعت و طریقت میں  
 انہیں نہ دیکھا جاتا ہے، نہ جانتے ہیں۔ علامہ مولانا عثمان بن عفیمؒ پھر عارف باللہ سیدی  
 عبد الغنی دہلویؒ نے یہ بھی فرماتے ہیں: ”مردانہ عقلی مبالغہ مانتے ہیں“

علمہ الساطع لا يعرفہ لآمن عرف علمہ الطاهر

علم باطن نہ جانے کا مگر وہ جو علم حق پر جانتا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وما اتخذ اللہ ولیاً جاہلاً

اللہ نے کبھی کسی جاہل کو اپنا ولی نہ بنایا۔

یعنی بنانا چاہے تو پہلے علم کے یہ اس سے بعد ہی کیا کہ جو علم غائب نہیں رہتا علم باطن  
 کہ اس کا ثمرہ منجیب ہے، یوں پر کتاب حق بن نہ عقلی کے تحقق بعد والے کے پانچ علم ہیں  
 علم ذات، علم صفات، علم افعال، علم احوال، علم احوال کا علم

ان میں جو پہلا علم ہے اسے مشکل قرار دے جو سب سے آسان علم احوال میں عاجز ہو گا  
 سب سے مشکل علم ذات ہے، اور قرآن شریف میں مصداق وارث قرار دیا ہے، حتیٰ کہ  
 ان سے بے مثل و بھیجی یعنی ایسا ہر مقام مدق پر ستقیم اور ہدایت کی طرف، مگر کہ مراد مراد انہی  
 کی طرف دانا ہے، وارث بنی نہیں تا کہ ان میں ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ہاں رب عز و جبار  
 نے تمام علم، شریعت و اہل وارث فرمایا ہے، یہاں تک کہ ان کے فعل و بھیجی ہاں وہ ہم سے  
 پوچھے، مولیٰ عز و جل فرماتا ہے:

لَمْ يَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا فَسَبِّحْ طَاهِرًا

لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدًا وَمِنْهُمْ سَائِقٌ بِالْخَمْرِ نَادٍ لِلَّهِ

ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿١٥﴾

”پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا ہے چنے چوئے بندوں و قوتوں میں کوئی

اپنی جان پر غلام کرنے والا ہے اور کوئی متوسط حال کا اور کوئی بحکم خدا

بھلا نیوں میں پیش لے جانے والا یہی بڑا افضل ہے۔

دیکھو بھلا کتنا ہوں سے اپنی جان پر ظم کر رہے ہیں انہیں بھی تاب کا ورثہ بتایا اور زوارث ہی نہیں بلکہ اپنے پُٹ بولے بندوں میں تباہی و بربادی میں آ کر رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا:

سابقا سابق و فقصدا ماح و طالما معذور له و الحمد لله  
 رب محمد البروف الرحيم عليه و على الافضل الصلوة و  
 التسليم رواه لعنسى و اس لال و اس مردويه و السهقي في  
 "العت" و السعوى في "المعالم" - عن أمير المؤمنين  
 عمر، و السهقي و اس مردويه عن ابن عمر و اس السحر عن  
 أنس رضي الله تعالى عنهم

ہم میں کا جو بوقت نے یہ وہ بوقت لے لی یا مرید متوہم حال کا تھا  
 وہ بھی جات و آت مرید پٹی جان پر خط مہر ہے سن بھی مائت سے  
 (و الحمد لله رب محمد ارفاء الزیم علیہ علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم  
 اسے ثقیل ابن ابی اسلم مرید و مرید بنی نے "بشائیں اور بھائی نے  
 "معالم" میں امیر المؤمنین عمر سے اور ثقیل ابن عمر مرید نے ابن عمر  
 سے و ابن عمر نے اس رشی مدظلہ عنہم سے روایت کیا۔)

عالم شریعت اگر اپنے عمر پر حال بھی ہو چکا ہے کہ آپ خند و تمہیں رہتی ہے ورنہ  
 شمع ہے کہ خود جلتے تمہیں شمع ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

مثل الذي يعلم الناس الخير و ينسى نفسه مثل القنبلة تصني  
 للناس و تحرق نفسها. رواه البوارح، عن أبي هريرة و  
 الطبراني عن حنبل بن عبد الله الأردی و عن أبي نورة



الأسلمی رضى الله تعالى عنهم بسند حسن  
اس شخص کی مثال جو لوگوں کی خیر کی تعظیم دیتا اور اپنے آپ کو بھوس جاتا  
ہے اس فقیلہ کی طرح ہے کہ لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود جلتا ہے، اس کو  
بزار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور طبرانی نے حضرت  
جندب بن عبد اللہ ازرقی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے  
بمسند حسن روایت کیا ہے۔ (ت)

حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

إِذَا قَرَأَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ وَ اخْتَشَى مِنْ أَحَادِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
وَ كَانَتْ هُمَاكَ عَرِيضَةً كَانَ حَبِيفَةً مِنْ خُلَعَاءِ الْأَنْبِيَاءِ. رواه  
الإمام الرافعي في "تاريخه" (١٨) عن أبي أمامة رضى الله عنه  
جب آدمی قرآن مجید پڑھوے اور رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں سن کر  
حاصل کرے اور اس کے ساتھ تعویذ، باریقہ، اور رُحہ ہو تو وہ انبیاء علیہم  
السلام کے تابعوں سے ایک ہے۔ (اسے ہم نے اپنی  
تاریخ میں بی مامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

ایسی حدیث نے وارث تو وارث خلیفہ بنایا، ہونے کے لئے صرف تین شرطیں مقرر  
فرمائی قرآن و حدیث جانے اور ان کی سمجھ رکتا ہو۔ خلیفہ وارث میں فرق یہ ہے آدمی  
کی تمام اہل اس کی وارث ہے مگر جانشین ہونے کی بابت ہر ایک میں نہیں۔

(۷) جب قرآن مجید نے سب وارثانِ قرب و اپنے چنے ہوئے بندے فرمایا، تو وہ  
قطعاً اہل ہونے اور سب اہل ہونے تو ضرور باقی ہونے، اللہ عزوجل فرماتا ہے  
وَلَكِنْ تَكُونُوا وُفَىٰ لِمَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ الْكُتُبَ وَ لِمَا كُنْتُمْ

تَدْرُسُونَ ﴿١٩﴾

”ربانی ہو جو اس سبب سے کہ تم کتاب سمجھتے ہو وہ اس سے کہ تم پڑھتے ہو۔“

اور فرماتا ہے:

اَنَا اَبْرُلُ الْقُرْآنَ فِيهَا هُدًى وَ نُورٌ بِحُكْمِهَا السُّنَنُ الدِّينِ  
اسْلَمُوا الدِّينَ هَذُوْا و لِرِثَانِیْنَ و الْاِحْسَانُ بِمَا اسْتَحَقُّوْا مِنْ  
کِتَابِ اللّٰهِ وَ کَلِمَةٍ عِنْدَ شَهِدَاءِ ۝ ۲۰۱

”اب تک ہم نے اتاری قریت اس میں ہدایت و نور ہے اس سے  
ہمارے فرمانبردار بنیں اور ائمہ لوگ یہودیوں پر غم کرتے تھے  
یوں کہ وہ کتاب اللہ کے بیان ٹھہرائے گئے وہ وہ اس سے خبردار تھے۔“

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ہمیں نے ربانی ہونے کی وجہ سے ربانیوں کی عنایت اس قدر  
بیان فرمائی کہ کتاب پر حسن و احترام کے احکام سے خبردار رہیں اس کی تعبد و خشوع اس کے  
ساتھ جو حکم کرنا چاہیے کہ یہ سب اوصاف عام شریعت میں ہیں تو وہ نہ صرف ربانی ہیں۔  
بلکہ اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

(ربانیین: فقہاء معصمین۔ رواہ ابن ابی حاتمہ ۲۰۱ عن سعید

بن جبیر

ربانی کے معنی میں فقیہہ رس) سے ابن ابی حاتمہ نے سعید بن جبیر سے

(روایت کیا۔ ت)

نیز وہ ابن کے تلامذہ و اصحاب و اصحاب سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

ربانیین: علماء فقہاء رواہ عن ابن عباس ابن حویرہ و ابن

ابی حاتمہ و عن محمد ابن حویرہ و عن ابن جبیر

### الدارمی (۲۲) فی "سننہ"

ربوئی مامنیہ وکتبہ ہیں۔ (است بن عباس ابن جریرہ بن ابی حاتم سے

اور مجاہد ابن جریرہ ابن جبیر ورمی لئ "سنن" میں روایت کیا گیا۔ ت)

(۸) جب کہ اندھ، جلن، حائل شریعت کو اپنا چتا ہوا بندھتا، رسول اللہ ﷺ انہیں اپنا

وارث، اپنا خلیفہ، انبیاء کا جانشین بتاتے ہیں تو انہیں شیطان نہ بے کرا ہمیں یا اس کی ذریت

کا کوئی منافق خبیث، یہ میں نہیں بہتا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

ثَلَاثَةٌ لَا يَسْتَحِفُّ بِحَقِّهِمْ إِلَّا مُدْفِقٌ بَيْنَ الصَّفِّ ذُو الْقِسْبَةِ فِي

الْإِسْلَامِ وَ ذُو الْعِلْمِ وَ إِمَامٌ مُقْسَطٌ. رواه أبو الشيخ في

"التوبيخ" عن حابر و الطبرانی (۲۳) فی "الکبیر" عن أبي

أمامة رضى الله تعالى عنهما بسند حسنہ الترمذی فی غیر

### هذا الحديث

تین شخصوں کے حق کو بہا نہ جانے کا تر منفق، منافق بھی کون سا اھل

منفق، ایک بڑا حاکم ممان نے سلامتی میں بڑھاپا آیا، اور عالم

ابن تیسرے، ابوشامہ ممان ماس۔ (اس کو ابو الشیخ نے "توت" میں جابر

اور تہانی نے "بیہ" میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

لَا نَعْنِي عَلَى النَّاسِ إِلَّا وَنَدَّ نَعْنِي. وَ لَا مَنْ فِيهِ عَرُوقٌ مِنْهُ. رواه

۲۲۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۵۳، مکتبہ المصنفین، ص ۱۵۳۔

۲۳۔ جامع مسند احمد، ج ۱، ص ۱۵۳، مکتبہ المصنفین، ص ۱۵۳۔

مقتد، ج ۱، ص ۲۱۲، مسند احمد، ج ۱، ص ۱۵۳، مکتبہ المصنفین، ص ۱۵۳۔

نشر السنۃ، ملتان، ۸۱/۱

۲۳۔ مجمع کبیر، ج ۱، ص ۱۵۳، مکتبہ المصنفین، ص ۱۵۳۔

کبر، ج ۱، ص ۱۵۳، مسند احمد، ج ۱، ص ۱۵۳، مکتبہ المصنفین، ص ۱۵۳۔



الطرائی فی "الکبیر" (۲۴) عن ابی موسیٰ لاشعری رضى

اللہ تعالیٰ عنہ

لوگوں پر زیارتی نہ رہے گا مگر ولد اترنا یا وہ جس میں اس کی کوئی رک ہو  
(اسے صبرانی نے "کبیر" میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کیا۔ ت)

جب عام لوگوں پر زیارتی کے بارے میں یہ حکم ہے پھر علماء کی شان و ارفع و اعلیٰ ہے  
بلکہ حدیث میں الفاظ ناس فرمایا اور اس کے بچے مصدق عاتقی ہیں۔ امام بیہقی صاحب منہج منہج  
قدس سرہ تعالیٰ "احیاء العلوم" میں فرماتے ہیں سنن ابن المارک من الناس فقال  
العلماء (۲۵) یعنی ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تمیز رشید عبد اللہ بن مبارک رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ کہ حدیث و فقہ و معرفت و ولایت سب میں امام اجل ہیں ان سے کسی نے پوچھا  
کہ "ناس" یعنی آدمی کون ہے؟ فرمایا علماء۔ امام غزالی فرماتے ہیں "جو عام نہ ہو امام ابن  
المبارک نے اسے آدمی نہ سمجھا کہ انسان اور چوپال میں علمین کا فرق ہے، انسان  
اس سبب سے انسان ہے، نہ جسم کے باعث کہ اس کا شرف، سمائی حاکم سے نہیں کہ انہی  
اس سے زیادہ طاقتور ہے، نہ بڑے بڑے سبب کہ باطنی کا جہاں اس سے بڑا ہے، نہ بہداری  
کے باعث کہ خیر اس سے زیادہ بہادر ہے، نہ خوراک کی وجہ سے کہ نسل کا پیٹ اس سے بڑا  
ہے، نہ جماع کی غرض سے کہ چرواہا جو سب میں ذلیل چیز ہے اس سے زیادہ سختی کی قوت  
رکھتا ہے، آدمی تو صرف علم کے لئے بنایا گیا ہے اور اسی سے اس کا شرف ہے۔" (۲۶)

(۹) بیانات بالاست واضح ہے کہ علماء شریعت ہر نظر یقین کے سدرہ نہیں بلکہ وہی  
اس کے فتح باب اور ہی اس کے کامیاب راہ ہیں، اہل مدظلہ یقین ہے، ہندکان شیخان

۲۴۔ مجمع زوائد، ج ۱، ص ۱۰۰، کتاب الدعوات، فی غرر الحقائق، ج ۱، ص ۱۰۰، کتاب

بیروت، ۲۳۳/۵، ۲۵۸/۶۔ کنز العمال بحوالہ طب، حدیث: ۱۳۰۹۳، مؤسسة

الرسالة بیروت، ۳۳۳/۵

۲۵۔ جامع، کتاب عم، کتاب الدعوات، مقدمہ مشہد حسینی، ج ۱، ص ۱۰۰

۲۶۔ جامع، کتاب عم، کتاب الدعوات، مقدمہ مشہد حسینی، ج ۱، ص ۱۰۰

طریقت نامہ رکھیں اور اسے شریعت محمد رسول اللہ ﷺ سے جدا کریں، اس کے لئے ضرور سزا دیا جائے گا، یہ خواہ وہ عوامی اور خواہ مسلمانوں کے لئے ہو، مگر یہ کہ وہ اس پر کفر کرے گا کہ شریعت کی وحدت ہر مسلمان کو ہر آن ہے، و طریقت میں قدم رکھنے والے کو اور زیادہ، ورنہ حدیث میں سے چلی نکلنے والا مدعا فرمایا، تو اس کے لئے تمہیں کدھا بننے سے روکا گیا گناہ کیا۔

(۱۰) علم کا اپنی غرافات شیطانیہ تو بین شریعت و سب و شتم علمائے شریعت علمائے مقدسی و دینیائے ربانی کی طرف نسبت کرنا اس کا محض کذب مبین و افکارے العین ہے، اس کی خواہش کے مطابق ہر نہف و ایہ، ہر مقدس و ہر اہم کے ارشادات عالیہ محض بطور نمونہ ذکر کریں جن سے شریعت مظہر و کی عظمت ظاہر ہو اور یہ کہ طریقت اس سے جدا نہیں اور یہ کہ طریقت اس کی محتاج ہے، و یہ کہ شریعت ہی اصل کار و بار و معیار ہے، غرض جو بیانات ہم نے کئے ان سب کا ثبوت و فی و در علمائے کبار کی غرافات ملعونہ کا رد کافی، و بالذات توفیق

**قول:** از حضور پور سید الف، قطب الرشاد، غوث عالم قطب عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لا نرى لغير رنك وجودا مع لروء الحدود و حفظ الاوامر  
و النواهي فان احرمه فيك نسيء من الحدود فاعلم انك  
مقتول قد لعب بك الشيطان و رجع الى حكم الشرع  
و الرمة و دع عنك الهوى لان كل حقيقة لا تشهد لها  
الشرعية فهي باطلة (۲۷)

غیر خدا کو موجود نہ دیکھنا اس کے ساتھ ہو تو اس کی باندھی ہوئی حدوں سے بھی جدا نہ ہو، اور اس کے ہر امر و نہی کی مخالفت کرے اگر خدا و شریعت سے کسی حد میں خلل آیا تو جان لے کہ تو فتنہ میں پڑا ہوا ہے بیشک شیطان تیرے ساتھ کھیل رہا ہے تو فوراً حکم شریعت کی طرف پلٹ

آہ اس سے پتہ چاہے اپنی خواہش نفسانی پیچھے رکھ کر کہ جس  
حقیقت کی شریعت تصدیق فرمائے وہ حقیقت باطل ہے۔

سعادت مند کے ہمنام پر ہمارے یہاں، نوٹ عرفیہ، رشیہ، مذہب، یہاں  
ارشاد ہائی ہے کہ اس میں سب پر ہمنام فرمایا ہے۔ وہ اہل

**قول ۲:** ہمنام پر ہمنام، نوٹ، اقلین، غیث، اقلین، رشیہ، مذہب، یہاں

اذا وجدت فی فہک نقص سخص او حنہ فاعرض افعالہ  
عنی الکب و السہ فان کانت محبوبہ فہما فاحنہ وان  
کانت مکروہۃ فکرمہ لنلا تحنہ یفہک ونعصہ یفہک  
قال اللہ "ولا تسع لہوی فیصلک عن سبل اللہ" (۲۰)

جب تو اپنے دل میں کسی کی تشنگی یا محبت پائے تو اس کے کاموں کو  
قرآن وحدیث پر پیش کر۔ ان میں پسندیدہ ہوں تو اس سے محبت رکھ  
و اگر نا پسند ہوں تو کرہت رکھ۔ تاکہ اپنی خواہش سے نہ ہونے دے  
نہ تشنگی نہ محبت نہ کرے۔ "خواہشوں پر ہونے نہ کرے۔ تجھے جہاد ملی  
خدا کی راہ سے۔"

**قول ۳:** ہمنام پر ہمنام، نوٹ، رشیہ، مذہب، یہاں

الولاية طل السوء والسوة طل الالهة وكرمہ الولی اسعدہ  
فعل علی قانون قول الی صلی اللہ تعالیٰ عنہ وسلم  
دریت پر توفیق ہے اور توفیق پر توفیق، اور میں کی راہ سے  
جائے اس کا فعل بنی حقیقت کے قول کے قانون پر حقیقت ہے۔

**قول ۴:** ہمنام پر ہمنام، اقلین، رشیہ، مذہب، یہاں

۲۰۔ تصدیق کبریٰ مسعودی، ج ۲، ص ۲۶۰، مسعودی، ج ۱، ص ۱۳۱

۲۹۔ سچہ لاسر، ذکر قبوس، من الامامہ، مصر، مصر، ج ۱، ص ۱۳۱، مسعودی

النسرة حکم محقق سبط سطرۃ قہرہ من حلقہ وناوہ  
واعتصمت بحمل حمدتہ ونسقات عری الاسلام وعلیہ مدار  
امر الذارین وباسانہ یطبل مبارک الکوبین ۳۰  
شرع ہے جس سے صحت قبل کی تہذیب اپنے مخالف و متقابل و متیق  
تہذیب اور مذہب کی مشیہ و مریسین کی حمایت کی، اور کی پھر سے  
ہیں، وہ جہاں سے کام کا مدافعت شریعت پر تہذیب و مریسین سے  
دونوں عالم کی منزلیں وابستہ ہیں۔

**قول ۵:** حضور پرور سیدنا ہذا شب شیعہ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
الشريعة المطهرة المحمدية تسرة سحرة الملثة الإسلامية.  
شمس اصالت نورها طمسہ الکوبین، انما عن سرعہ يعطی  
سعادة الدارس احذر ان تخرج من دائرته، اياک ان تفارق  
إجماع أهله (۳۱)

شریعت پاکیزہ و محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وراثت اس کے نام کا پھل ہے  
شریعت و واقف ہے جس کی پست سے تمام جہاں کی اندھیاریاں جلا کا  
تھیں شرع کی پیروی دونوں جہاں کی سعادت بخشی ہے جو اس کے  
دارہ سے باہر نہ جائے و اراہل شریعت و نہایت سے جدا نہ ہوں۔

**قول ۶:** حضور پرور سیدنا ہذا قطب مومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
اقرب الطرق إلى الله تعالى لروم فروع العودية و  
الاستمساک بعروة الشريعة (۳۲)

مذہب و جہاں کی طرف سے سب سے زیادہ قریب راستہ قانون بندگی کو

۳۰۔ جہدہ لائبریری، ذکر قصہ من کلامہ مریضہ سنی، ج ۱، مکتبہ سنی، مصر، ص ۴۰

۳۱۔ جہدہ لائبریری، ذکر قصہ من کلامہ مریضہ سنی، ج ۱، مکتبہ سنی، مصر، ص ۴۹

۳۲۔ جہدہ لائبریری، ذکر قصہ من کلامہ مریضہ سنی، ج ۱، مکتبہ سنی، مصر، ص ۵۰



ازم پکڑنا اور شریعت کی گڑبگڑ دھڑکے رہنا ہے۔

**قول ۷:** حضور پر نور سیدنا وارث المصطفیٰ ﷺ غوث الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

تَفَقَّهْ تَمَّ اعْتَمَدَ مِنْ عِلْمِ الدِّينِ عَمَّا كَانَ مَا يَفْسُدُ أَكْثَرُ مِمَّا  
يَصْدُقُ خَدُّكَ مَصَاحِ تَسْرِعَ رَنُكَ ۳۳  
فقہ حاصل کرنا اس کے بعد غوث نشین ہو جو بغیر علم کے خدا کی عبادت  
کرے وہ جتنا غوار کا اس سے زیادہ بھارے گا۔ اپنے ساتھ  
شریعت الہیہ کی شمع لے لے۔

**قول ۸:** حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے پیروں پر حضرت  
سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے دعا دی

جَعَلَكَ اللَّهُ صَاحِبَ حَدِيثٍ صَوِّفٍ وَلَا جَعَلَكَ صَوِّفًا  
صَاحِبَ حَدِيثٍ (۳۴)

اللہ تعالیٰ تمہیں حدیث وال بن کرے صوفی بنائے اور حدیث وال بنائے  
سے پہلے تمہیں صوفی نہ کرے۔

**قول ۹:** امام بیتا ابو حامد محمد غزالی قدس سرہ العالی سے دعا ہے کہ حضرت سیدی سری  
سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شرح فرماتے ہیں

أَشَارَ إِلَى مَنْ حَصَلَ الْحَدِيثُ وَالْعِلْمُ ثُمَّ تَصَوَّفَ أَفْلَحَ وَمَنْ  
تَصَوَّفَ قَبْلَ الْعِلْمِ خَاطَرَ بِنَفْسِهِ (۳۵)

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے اس طرف اشارہ فرمایا کہ جس سے  
پہلے حدیث و علم حاصل کرے تصوف میں قدم رکھا وہ فلاح کو پہنچے اور

۳۳۔ صفحہ ۱۸۳، تذکرہ قصہ۔ من کلام مرصعہ شیخ، ح، مصطفیٰ سہی، مقبرہ، ص ۵۳

۳۴۔ حیات عبود، کتاب علم، باب سہی، مقبوضہ مصنفہ، ج ۱، ص ۲۲

۳۵۔ حیات عبود، کتاب علم، باب سہی، مقبوضہ مصنفہ، ج ۱، ص ۲۲

جس نے عمر میں عمل کرنے کے سے پہلے عوفی بنایا اس نے اپنے

آپ و بلائ میں ۱۰۱۔ (واعیہ ذہن حق)

قول: حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ پتھر کو

زعم کرتے ہیں کہ:

إن التكليف كانت وسد إلى الوصول وقد وصفا

یعنی احکام شریعت تو اصول ہیں، یہ تھے اور ہمہ اصل ہو گئے اب ہمیں

شریعت کی کیا حاجت ہے۔

فرمایا:

صدقوا فی الوصول ولكن إلى سفروا الدی یسرف و یورنی

حیر میں معتقد دلک و لو انی بقت الف عام ما نقصت من

اوردادی شینا إلا بعذر شرعی (۳۶)

حق سچے ہیں کہ اصل نہ رہو گے، یہاں تک کہ تم تک پہنچو اور زنی

یہ نتیجہ دے گا کہ وہ سچے ہیں، میں نے ان پر اس کو انکس و

الابت تو بڑی چیز ہیں جو فاسد و مستحبات مقرر کرتے ہیں، یہ عذر

شرعی ان میں سے کچھ کم نہ کروں۔

قول: حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے رسالہ مبارک میں

حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں

من لم یحفظ القرآن و لم یكتب الحديث لا یقتدی به من

هذا الامر لان علیما هذا مقصد لکتاب و السنة

جس نے نہ قرآن یا نہ حدیث کو محفوظ رکھا، شریعت سے آگاہ نہیں،

اور بارہ طریقہ میں سے پناہ نہیں دے گا، ہمارا یہ علم



ہوگا۔

قول ۱۳: یہ حضرات جو اسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

لَوْ بَطَرْتَهُ إِلَى رَجُلٍ أَنْعَمَ مِنْ الْكَرَامَاتِ حَتَّى بَرْتَنِي (وہی  
سحۃ بتروع اھی للہواء فلا تعرفوا لہ حتی تطروا کف تحدونہ

عند الامر و لہی و حفظ محدود و اذاب السرعۃ

اگر تم کسی شخص کو دیکھو اید یا نہ مت دیکھو یہ کہ ہو ا پر چرزا تو دیکھو گے تو

اُس سے فریب نہ ملے گا لایب تک یہ نہ دیکھو کہ فرض و اذاب و مکر وہ حرام

و محافظت حد و اذاب شریعت میں ال کا حال کیا ہے؟

قول ۱۴: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ گئے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ساری عقل

رضی اللہ عنہا احباب و رسید اطافہ جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قرآن سے ہیں فرماتے ہیں

کُلُّ مَاطِلٍ يَحَالِفُهُ ظَاهِرٌ فَهُوَ مَاطِلٌ (۱۵۲)

جو باطن کے ظاہر سے مخالف ہو اس کی مخالفت کرے وہ باطن نہیں باطل ہے۔

عامہ عارف باللہ دیدنی بہاؤنی ناخانی قدس سرہ قدسی اس قول مبارک کی شرح میں

فرماتے ہیں:

لَا تَدْرُسُ سِرَّ سُبُطَانِيَّةٍ وَ رَحْرَفَةَ عَسَابِيَّةٍ حَيْثُ حَالِفُ الطَّاهِرِ (۱۵۳)

اس کے کہہ داب اس نے ظاہر کی مخالفت کی تو وہ شیعیان مسلمانہ اور نفس

کی بناوٹ ہے۔

قول ۱۵: حضرت سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ ابراہیم اولیہ معاہدین

حضرت ساری عقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

مَنْ صَحَّحَ بَاطِلَهُ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْإِخْلَاصِ زَيَّنَ اللَّهُ طَاهِرَهُ

۱۵۱۔ ابراہیم بن مسعود، مذکور، ص ۱۵۲۔ مصنفی ناشی، مصدر، ص ۱۵۲

۱۵۲۔ ابراہیم بن مسعود، مذکور، ص ۱۵۲۔ مصنفی ناشی، مصدر، ص ۱۵۲

۱۵۳۔ ابراہیم بن مسعود، مذکور، ص ۱۵۲۔ مصنفی ناشی، مصدر، ص ۱۵۲



بالمجاهدة واتباع السنّة (٤٤)

جو اپنے باطن اور اقبال و اخلاص سے متحلی کرے گا۔ لازم ہے کہ ایک تہا  
اس کے غم و مایوسہ و بیرونِ سعادت سے آری رہتا ہوگا۔

نظارہ ہے کہ گفتا۔ زمزم لوگتے زمزم کو ثابت ہوا کہ جس کا خیال زیادہ رشک  
نے آراستہ نہیں وہاں میں اللہ عزوجل کے ساتھ اچھا نہیں رہتا۔

قول ۱۶: حضرت سیدنا ابوالحسن حیدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ کتبہ اکابر اہل بیت  
معاصرین حضرت سیدنا محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں، وقت انتقال اپنے صاحبزادہ ابوہریرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔

خلاف السنۃ نالسی فی الطاهر علامۃ رباء فی الدطن، ۱۹۵۷ء  
اسیہ — بیٹے اللہ میں سمیت کا خرافہ اس کی سمیت ہے کہ باطن  
میں ریا کاری ہے۔

قول کے انبیاء حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے ہیں  
الصحة مع رسول الله ﷺ من حيث عيشة ونزول طاهر العبد  
رسول الله ﷺ من حيث عيشة ونزول طاهر العبد  
کرے اور علم ظاہر کو لازم پکڑے۔

قول ۱۸: حضرت سید ابوالحسن محمد بن ابی ہاشم مدظلہ العالی رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت سید  
الطہر علیہ السلام نے شام یعنی ملک شام کا پھل ججہ میں فرماتے ہیں

من عمل عملاً لا تنفع سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فمثل عمله  
 يوم القيامة كمن لم يعمل شيئاً رسول الله صلى الله عليه وسلم فمثل عمله

١٢ - و انما نريد ان نعلم ان الله تعالى قد افاض علينا من علمه و رحمته ما لا يحصى و انما نريد ان نعلم ان الله تعالى قد افاض علينا من علمه و رحمته ما لا يحصى

$\gamma_1$  sind die charakteristischen Wurzeln von  $A = \begin{pmatrix} -1 & 0 \\ 0 & -1 \end{pmatrix}$ . -15

[illegible]
$$1 + \frac{m}{n} = \frac{n+m}{n}$$

**قول ۱۹:** حضرت سیدی ابوالفتح عمر سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اکابر ائمہ عارفہ

معاصرین حضرت سیدی تقی بخش مد تعالیٰ عنہ سے تین فرماتے ہیں

من لم یرون أفعاله و أحواله فی کلّ وقت بالکتاب و الشّیئة و

لم ینہم حو طر د فلا تعدد فی دیوان لہ حال :

جو ہر وقت اپنے تمام کام و حوال و وقت میں وحدیث میں میں نہ تو کہ

اور اپنے احوال و تقاب پر قیود و استمرار سے وفات میں نہ آئے۔

**راوی کم وزن لاف مردی مزن**

**قول ۲۰:** حضرت سیدنا بو حنین احمد فارسی بخش مد تعالیٰ عنہ حضرت سیدی تقی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احباب اور حضرت سیدنا احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقربان سے ہیں

فرماتے ہیں:

من دانسته یدعی مع اللہ حالہ تخریجہ عن حد لعلم السمرعی

فلا تقربن منہ (۴۹)

تو نے اپنے حق سے اللہ سے راہجوایاں کا ادا کرتا ہے جو کہ

شریعت کی حد سے باہر ہے اس سے پاس نہ پہنچ۔

**قول ۲۱:** حضرت سیدی ابو عباس احمد بن محمد آرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و سیدنا احمد

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تین فرماتے ہیں

من الیوم یفسدہ اذاب السّریعة نور اللہ تعالیٰ قلبہ بیور

المعرفة و لا مقدم اسرف من مقدم مذیعة الحبس فی

وامرہ و افعاله و اخلاقہ (۵۰)

جو اپنے اوپر آداب شریعت بزم کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور

۴۹۔ من دانسته یدعی مع اللہ حالہ تخریجہ عن حد لعلم السمرعی فلا تقربن منہ (۴۹)

۵۰۔ من الیوم یفسدہ اذاب السّریعة نور اللہ تعالیٰ قلبہ بیور المعرفة و لا مقدم اسرف من مقدم مذیعة الحبس فی الامرہ و افعاله و اخلاقہ (۵۰)

۵۱۔ من الیوم یفسدہ اذاب السّریعة نور اللہ تعالیٰ قلبہ بیور المعرفة و لا مقدم اسرف من مقدم مذیعة الحبس فی الامرہ و افعاله و اخلاقہ (۵۱)

معرفت سے روشن رویہ کا اور نئی مقام سے بہتر مظاہر نہیں۔

ضابطہ کے احکام، فروع، بات و سب میں غمور کی چیزوں پر ہے۔

**قول ۲۲:** حضرت یونسؑ، مشرکین و کفار کی نفی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔

فرماتے ہیں:

ادب المرید حفظ ذاب الشریع علی نفسه

میرہ آب پیہر آب شادی میں بھی پڑا کرتا رہا۔

قول ۲۳: حضرت یونس علیہ السلام کی مہلک غلطی یہ تھی کہ وہ مرنے سے پہلے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ:

التصوف سه ثلاث معن و هو الذي لا يطفى نور معرفته

سور ورعه ولا يكتنه بسطح في علمه يفتنه طاهر الكتب او

النسبة و لا تحميه تكرامات عني شك سائر محاربه الله

تعالیٰ (۵۲)

تصانیف تین اشخاص کا نام ہے یہ سب کے سب کا نام معرفت اس کے طور

وہ نہ بے نیلے، نہ بے پیر، نہ بے پناہ، نہ بے پست نہ

کے لیے بہترین چیزیں بہت سست و سہولت سے ملتی ہیں۔

کے ان پینہوں پر اور مری پر نہ، میں جو یہ تلوں نے خر مفاہ میں۔

قول ۲۲: حضرت یونسؑ نے چھبیس روز ان کی مٹی میں قون رہا ہے پس یہ حضرت

پیری و سیمین، رانی بھی ساتھ میں رہتے ہیں

رسمایه فی نفسی شکسته می بکشد نمودار بدما شایه نفس مسدود الا

بشاهدين عدلين الكتاب و السنة (٥٣)

بارہ ماہ کے سال میں تصوف کی وہی نکتہ بدلتا آتا ہے جسے تہذیب کہیں

٥١- الرسالة القشيرية، ذكر مشاد الدينوري، مصطفى البابي، مصر، ص ٢٧

۵۲. در مورد این موضوع، در کتاب "تاریخ و جغرافیه" نوشته یحییٰ حیدر، در صفحه ۱۰۰، آمده است:

$\frac{d}{dt} \left( \frac{1}{r^2} \right) = -\frac{2}{r^3} \frac{dr}{dt}$





پیروی ہو۔

**قول ۲۷:** ہم جس امام ابو بکر محمد ابن ابی بکر بنی قریظہ کے نام سے کتاب  
الاعرف لمنہب تصوف کے نام سے شائع کی ہیں، اس کے فرمایا لا للعرف لنا عرف  
النصوف (کتاب عرف نہ ہوتی تو تصوف نہ پہنچتا ہوتا) تصوف کے ایک ہی تعریف حضرت  
سید الطائفہ جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرمائی۔ تصوف ان کے اصناف کا نام ہے، ان میں آخر  
اس پر فرمایا کہ:

و اتباع الرسول ﷺ فی تسریعہ

شریعت میں رسول اللہ ﷺ کا اتباع۔

**سول ۲۸:** حضرت سیدی ابوالقاسم ابن ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے حضرت سیدنا بہادر  
شبلی و حضرت سیدنا ابوالقاسم ابن ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے کتاب شائع کی گئی ہے  
النصوف من الارمہ لکتاب و السلسلہ  
تصوف کی جزیہ بنام کتاب و سنت و از پر ہے۔

**قول ۲۹:** حضرت سیدی ابوالقاسم ابن ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے حضرت سیدنا بہادر  
الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لا اعرف سبنا الفصل من العلم بالله و احکامہ من الاعمال  
لا ترکوا الا العلم و من لا علم عنده فليس له عمن و بالعلم  
عرف الله و اطيع و لا يكره العلم لا مقصود (۱۵۰)  
میں کوئی چیز معرفت ابی علم اور احکام ابی سے بہتر نہیں جانتا، اعمان ب علم

۵۷۔ التعرف لمنہب التصوف

۵۸۔ تصوف کا نام سے شائع کی گئی ہے۔

البابی، مصر، ۱/۱۲۳

۵۹۔ تصوف کا نام سے شائع کی گئی ہے۔

مصر، ۱/۱۱۸، ۱۱۹

کے پاس نہیں ہوتے۔ آپ علم کے سب سے بڑے ہیں، علم ہی سے مدد  
معرفت و معرفت سے مت ہوتی، علم وہی ہے پندرہتے کا جو بخت ہو۔

**قول ۳۰:** حضرت پیر، یہ باخبر کسی مد قول عنہ کہ وہ یہ عالم جلیل حضرت

سید محمد ولی شاہ کی مد قول عنہ کے یہ مرشد ہیں فرماتے ہیں

قلوب علماء لظہر و ساطع علم الصفاء و مظهر  
الاکد و رحمہ للعامة لدن لم یصد الی ادراک المعنی

**الغیبة و الادراکات الحقیقة (۶۰)**

ما ظاہر کے اس عالم سے مظہر تکرار کے اندر وہ ہیں نہ مطلق

پر رحمت کے یہ عالمی غیب و حقیقت تک جن دن رسائی نہ ہو۔

یہ حدیث وراثت نبوت کی شان ہے کہ نبی جیسے صلوات اللہ علیہ اس لئے بھیجے جاتے

ہیں کہ مطلق و مطلق میں، ان مطلق پر رحمت کے بارے غیب و حقیقت تک جن دن  
رسائی نہیں۔

**قول ۳۱:** حضرت پیر، شیخ شہاب حق، اندین سے وہی مد قول عنہ

فرماتے ہیں کہ یہ کتاب میں فرماتے ہیں

قوم من المصوفین نسوا لیسۃ المصوفۃ لیسوا بہ الی

المصوفۃ و ما ہم من المصوفۃ لیسوا بہ الی غرور عبط

برعمیون ان صمدہم خلصت الی اللہ تعالیٰ و یقولون ہذا

ہو الظفر بالمراد و الارسانہ سر اسم السریعة رتۃ العوام و

ہد ہو عس الالحاد و الیہدۃ و الیہاد فکل حقیقة و دنیا

**الشریعة فہی زندقة (۶۱)**

۶۰۔ الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ترجمہ: ۲۸۹، مصطفیٰ البابی، مصر، ۱/۱۹۰

۶۱۔ کتاب السریعۃ فی الدین، ص ۱۰۰، من تصوف، ص ۱۰۰، ص ۱۰۰

یعنی چھ فتنے کے بارے میں ان کے خوفوں کا بیان کیا ہے۔ یہی ہے رسولی  
 ہدایت میں علامہ ابن ہمامیہ نے پیشہ کا قیام نہیں بلکہ دین و دنیا میں ہے  
 بتاتے ہیں۔ ان کے اس ناس خدا کی طرف ہو گئے ہیں اور میں مہر  
 شریعت پر ہے اور یہ شریعت کی پابندی عوام کا مرتبہ ہے، ان کا یہ ناس  
 خدا و زندگی کا دین بارگاہ سے اور یہاں ہے اس کے کہ اس حقیقت و  
 شریعت راہ کے وہ حقیقت نہیں بدینی ہے۔

پھر پیغمبر کی مدد سے ان کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ پوری دین داری کے وہ ان سے

بہتر ہے۔ (۶۲)

**قول ۳۲:** نیز حضرت شیخ شیون ہمدانی رضی اللہ عنہما کتاب منتخب امام ہمدانی

مقتیدہ ربانیت میں مقتیدہ ربانیت میں بیان کرتے ہیں

و من طهر لہ و عسی یدہ من السحر و ف و ہو علی عمر

الانبر و احکام السرب بعد بعقد انہ رندق و ان لدی طہور لہ

**مکر و استدراج (۶۳)**

یہاں مقتیدہ ہے کہ اس کے لئے اور اس کے ہاتھ پر نورق عادت ظہر

ہوں اور وہ ان کا شریعت کا پورا پورا پابند نہ ہو وہ شریعت زندیق ہے اور وہ

نہ نورق ہے اس کے ہاتھ پر ظہر ہوں عمر استدراج ہے۔

**قول ۳۳:** حضرت سیدنا مہدیہ السلام مؤلفان قدس سرہما بیان فرماتے ہیں

فرقہ دعب للعرف و الوصول و لا یعرف احدہم احدہ

الامور الا بالاسمی و بطن ان دیک اعنی من علم الارلین

۶۲۔ حدیث سے اس کا جامع ہے اس میں مذکور ہے کہ یہاں تک کہ اس کا علم ہو

قاہرہ، ص ۷۱، ۷۲

۶۳۔ حدیث سے اس کا جامع ہے اس میں مذکور ہے کہ یہاں تک کہ اس کا علم ہو

ایران، ص ۲۶







بحدودہ فی دندرہ فکرہم فالو ھذا خارج عن السریعة فاهل  
الفکر بمکرون علی اهل الکشف و اهل الکشف لابنکرون  
علی اهل الفکر من کون دا کشف و فکر فهو حکیم لزمان  
فکما ان علوم اهل الکشف فہما متلازمان و لکن لما کان  
الجامع بین الطرفین عربوا فرق اهل الظھر بہما (۱۰۰)

یقین جان کہ شریعت ہی کا پیشہ حقیقت کا پیشہ ہے اس لئے کہ شریعت  
کے دوسرے میں ایک اور ایک نیچے، پرکار اور اہل شرف کے  
لئے ہے اور نیچے کا اہل فکر کے لئے۔ اہل فکر جب اہل شرف کے اقوال  
کو تلاش کرتے اور اپنے دماغ میں نہیں پاتے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ  
قول شریعت سے باہر ہے، تو اہل فکر اہل کشف پر معتض ہوتے ہیں مگر  
اہل کشف اہل فکر پر انکار نہیں رکھتے، جو کشف و فکر دونوں رکھتے وہ  
اپنے وقت کا حکیم ہے، پس جس طرح علوم فکر شریعت کا ایک حصہ ہیں  
یونہی علوم اہل کشف بھی تو وہ دونوں ایک دوسرے کو لازم ہیں و رد  
کہ دونوں کلاموں کا جامع نہ رہے، لہذا صاحب بیوس نے شریعت و  
حقیقت کو خدا سمجھا۔

سبحان اللہ! اہل ظاہر العلوم حقیقت کو نہ سمجھیں، مگر رکھتے ہیں۔ شریعت کے دوسرے  
زیریں میں ہیں، مدنی ولایت جو علم ظاہر سے مغرب ہو علم ہوتی ہے لہذا اب فرمائی کہ اگر وہ  
بالکے پہنچتا تو اگر وہ زیریں سے جا مل نہ ہوتا، جزا کے ارشاد تراشیں اصل وراثت قائم  
رہے، مگر بلند شاخ تک پہنچنے والے جزا کا نہیں تو ان کی ہڈی چسلی فی نہیں۔ اس عبارت شریفہ  
سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ اہل ظاہر اگر شریعت و حقیقت کو جد سمجھیں، ان کی غلطی ہو، وہ اپنے علم میں  
کاذب نہیں اور مدعی تہذیب اگر انہیں جد ہٹاے تو قطعاً دروغ باف و ف زان ہے۔

قول ۳۸: نیز حضرت سان اقوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

لا یبتعدی کشف الولی فی العبود الالہیۃ فوق ما یعطیہ کتب  
نہ و وحید، قال الحید فی ہذا المقام علما ہذا مقصد  
بالکتاب و السنۃ و قال الآخر، کل فتح لا یتہد لہ الکتاب  
و السنۃ فلیس بشی فلا یفتح ولی قط إلا فی المہم فی  
الکتاب العربی فہذا قال تعالیٰ "ما فرطنا فی الکتاب من  
شیء" و قال سبحانه فی ألواح موسیٰ "و کتبنا لہ فی الألواح  
من کل شیء" لہذا فلا نخرج عنہ الولی حسۃ واحده عن  
الکتاب و السنۃ فإن حرج أحد عن ذلك فلیس بعلم و لا  
علم ولا ید معانی إذا حقیقۃ وجدۃ جہلا

علم مراد یہ ہیں کہ کاشف اس علم سے تباہ نہیں ہوتا جو اس نے نبی  
کی حق بات کو فراموش کیا ہے اس مقام میں جنید نے فرمایا: "ہا یہ علم  
کتاب و سنت کا مقید ہے"، "ہا یہ" عارف نے فرمایا: "بہ" کاشف کی  
شبہات کتاب و سنت نہ ہیں وہ کمال کی ہے قوم بڑوں کے لئے ہے  
کاشف نہیں ہوتا مگر قرآن عظیم کے فہم میں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ہم  
نے اس کتاب میں پہلے جو نہ تھا" "ہم" یعنی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی  
تائیدیں فرماتا ہے: "ہم" اس کے لئے لوح میں ہر چیز کے ساتھ  
بین تھا: "ہا یہ" قوم بات کی ایسا بات یہ ہے کہ وہ اس کا علم کتاب و سنت  
سے باہر نہ جائے گا، اگرچہ باہر جائے تو وہ علم ہو گا نہ کشف، بلکہ تحقیق  
کرنے والے ثابت ہو جائے گا کہ وہ جہالت تھا۔

### قول ۳۹: نیز نہ تین اکاشہ رضی مدقون عرفہ تہیں

اعلم اَیْذَکَ اللہ بنِ الکرامۃ من الحق من اسسہ "البر" فلا  
 نَکونَ الا لابرار و ہي حسنہ و معویۃ، فالعامۃ ما نعرف الا  
 الحسنۃ مثل الکلام علی لُحْطَر و الاحبار المعینات  
 الماحصۃ و نکتہ و الابہ المسی علی الماء و احتراق الہوا  
 و طی الارض و لاحجاب عن الانصار و معویۃ لا يعرفها الا  
 الحواص و ہي ان نَحْمِطُ عِیْہِ اِذَا ب الشریعۃ و یوفق لِاتیان  
 مکارم الاخلاق و احتیاب مفساٹھا و المحافظۃ علی أداء  
 الواجبات مطلقا فی اوقانہا فہذا کرامات لا بدخلہا مکر و  
 لا استدراج و الکرامات الی ذکرنا ان العامۃ تعرفھا فکُنْہا  
 یسکر ان بدخلہا المکر الحمی تم لا بد ان نَکونَ نسیحۃ عن  
 استقامۃ او ستیح استقامۃ و لا فنیست کرامۃ و المعویۃ لا  
 بدخلہا نسی مہ ذکرنا فان العلم یصحیہا و شرہ العلم و  
 شرہ تعطیک ن المکر لا بدخلہا فان الحدود الشرعیہ لا  
 تصب حدلۃ للمکر لا الہی فانہا عین لطریق الواضحۃ الی  
 سبل السعادۃ لان العلم هو المَطْبُوب و نہ تقع لستعۃ و لو لم  
 بعمل نہ فانہ لا یستوی لَدِیْ بعموم و الدین لا یعممون  
 فالعلماء ہم الامم من لتبس ہر ہر باحتصار

یقین جان اندیشہ کی مدد سے کہہ سکتے ہیں کہ ہر مکر کے لئے ایک ہی نکتہ ہے  
 کہ بارگاہِ حق سے ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے  
 قسم ہے محسنِ خدائی، معقولِ معقول، عوامِ صرف کراماتِ محسوسہ کو





### شریعت درخت ہے اور حقیقت پھل ہے۔

درخت و ثمر کی نسبت بھی وہی بتا رہی ہے کہ درخت قائم ہے تو اصل ہے مگر جو اصل کاٹ بیٹھا وہ نرا محروم و مردود ہے، پھر اس مثال کی بھی وہی حالت ہے جو ہر منبع و بحر میں بیان کر آئے، درخت لٹ جائے تو آئندہ پھل کی امید نہ رہی مگر جو پھل آچکے ہیں یہاں درخت کے نکتے ہی آئے ہیں پھل بھی فنا ہو جاتا ہے اور فنا ہوتے ہی پھر اس نہیں بلکہ انسان کا دشمن ابلیس لعین غایب اور مہر کے پھل جو اسے بنا کر اس کے منہ میں دیتا ہے اور یہ اپنی حالت میں انہیں ثمر حقیقت جان کر خوش خوش نکلتا ہے، جب آنکھو بند ہو گئی اس وقت اسے کا کہ منہ میں کیا بھر اتھا واقعی ذوالہ تعالیٰ ان درختوں میں قریب تر مثال پان اور اس کی نیل کی ہے، خوشبو، خوش رنگ، خوش ذائقہ، مغرور، مقوی دل و دماغ، مستغنی خوان مطیب کلبت و جہ سرخروئی، باعث زینت، اور پھر عجیب خاصہ یہ کہ نیل سوتلے تو اس کے پان جہاں جہاں ہوں معا سوتھ جائیں گے، یہ ایک انی مثال شریعت و حقیقت یا اس جاہل کے طور پر شریعت و طریقت کی ہے۔

قول ۴۱: عارف باللہ حضرت سیدی علی نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیچہ و مرشد امام عبدالباق شاعرانی قدس سرہ الزہدانی فرماتے ہیں۔

علم الکشف اخبار بالامور علی ما ہی علیہ فی نفسہا و هذا  
إذا حققته وجدته لا یحالف الشریعة فی شیء بل هو الشریعة  
بعینہا (۷۲)

یعنی، علم کشف یہ ہے کہ اشیا، جس طرح واقع و حقیقت میں ہیں اسی طرح ان سے خبر دے اسے اگر تو تحقیق کرے تو اصلاً کسی بات میں شریعت کے خلاف نہ پائے گا بلکہ وہ عین شریعت ہے۔

قول ۴۲: نیز ولی مدون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

جمع مصابيح عدياء الطاهر و الباطن قد اتقدت من نور  
الشريعة فما من قول من أقوال المحدثين و مقلديهم لا وهو  
مويد بأقوال أهل الحقيقة لا شك عدما في ذلك  
۳۰۔ تمام باتوں کو اہل حق کے بطن سے ہی پرورش شریعت ہی کے نور  
سے روشن ہیں، تو ائمہ مجتہدین اہل حق کے مقلدین کی کا کوئی قول ایسا  
نہیں کہ اہل حقیقت کے اقوال اس کی تائید نہ کرتے ہوں ہمارے  
نزدیک اس میں کوئی شک نہیں۔

نیز فرمایا:

إمداد قلبه <sup>۳۱</sup> لجمع قلوب عدياء أمته فما اتقد مصباح  
عالمه إلا عن مشكاة نور قلب رسول الله <sup>۳۲</sup>  
تمام باتوں کے مت کے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب قدس سے  
پہنچتی ہے تو ہمارے چرنا حضرت علی کے نور باطن سے شمع ان سے  
روشن ہے۔

قول ۳۳: نیز ہی مفتوح مدوح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

علم الكشف الصحيح لا يأتي قط إلا موافقا للسريرة  
المطهرة (۷۵)  
چنانچہ کشف بھی نہیں آتا اثر شریعت مطہرہ کے موافق۔

۷۳۔ حدیث احمد بن محمد بن حنبل، فی مسند احمد، ج ۱، ص ۴۵/۱، مکتبہ اسلامیہ، مصر، ۱۳۸۱ھ

مصر، ۴۵/۱

۷۴۔ حدیث احمد بن محمد بن حنبل، فی مسند احمد، ج ۱، ص ۴۵/۱، مکتبہ اسلامیہ، مصر، ۱۳۸۱ھ

مصر، ۴۵/۱

۷۵۔ حدیث احمد بن محمد بن حنبل، فی مسند احمد، ج ۱، ص ۴۵/۱، مکتبہ اسلامیہ، مصر، ۱۳۸۱ھ

البابی، مصر، ۱۲/۱

قول ۳۴: "ہفت سیدی فیض الدین اصل خدا کے سیدی ہیں نہ اس دنیوی اللہ تعالیٰ

عہد فرماتے ہیں:

کَلْ حَقِيقَةُ شَرِيعَةٍ وَ عَكْسُهُ (۷۶)

حقیقت میں شریعت ہے اور شریعت میں حقیقت۔

قول ۳۵: "اگر اہل عرفان سیدی عہد وہاب شیعہ کی قدس رواہ بانی فرماتے ہیں

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَقْدَرَ إِبْنِيْسَ كَمَا قَالَ لِعُرَالِي وَعَبِيدِ عَلِيٍّ أَنْ  
يَقِيْمَ لِلْمَكْشَفِ صُوْرَةَ الْمَحَلِّ الَّدِي يَأْخُذُ عَمَلُهُ مِنْ  
سَمَاءٍ أَوْ عَرْشٍ أَوْ كُرْسِيٍّ أَوْ قَلَمٍ أَوْ لَوْحٍ فَرُبَّمَا طَلَّ  
الْمَكْشَفُ أَنْ ذَلِكَ الْعِلْمُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاحِدٌ بِهِ فَصْلٌ  
فَاصِلٌ فَهِيَ هَذِهِ رُجُوعًا عَلَى الْمَكْشَفِ أَنَّهُ يَعْرِضُ مَا حُدِّدَ  
مِنَ الْعِلْمِ مِنْ طَرِيقٍ كَسَفْعِدٍ عَلَى الْكُنَابِ وَالْسُّنَدِ قَبْلَ الْعَمَلِ بِهِ  
فَأَنْ وَافَقَ فَذَاكَ وَالْآخَرُ عَلَيْهِ الْعَمَلُ بِهِ

بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی قدرت میں بے نیس نامیہ الہامیہ کی  
وغیرہ اکابر نے تصدیق کی ہے کہ صاحب کشف آسمان، عرش، کرسی، لوح،  
قلم بہوں نے اپنے صوم حاصل کرتے ہیں مکان کی حالت میں یہ اس  
کے سامنے قائم ہوا۔ (اور حقیقت میں وہ عرش کرسی لوح قلم نہ ہوں  
شیطان کا ہوتا ہوں، اب شیطان اس دھوکے کی نالی سے اپنے علم شیطانی  
اقدام کرے) اور یہ صاحب کشف سے اللہ عزوجل کی طرف سے کمال کر  
کے عمل کر رہے خود بھی گمراہ ہوا، اوروں کو بھی گمراہ کرے، کسی سے انکار  
اوپر کے کشف والے پر واجب کیا ہے کہ جو علم بذریعہ کشف حاصل ہوا

۷۶۔ میرزا سکری مسعودی، فصل فی حدیث سجدۃ الحج، مضمون النبی، صفحہ ۱۰۵

۷۷۔ میرزا سکری مسعودی، فصل فی حدیث قرآن، حدیث الحج، مضمون النبی،

اُس پر عمل کرنے سے پہلے اسے کتاب و سنت پر عرض کرے، اگر موافق ہو تو بہتر ورنہ اُس پر عمل حرام ہے۔

ناجین و اقمہ شریعت کی حالت دینی شریعت ۱۵ امن و قنومۃ شیطان کے و حاکم  
ن کا م و رتہیں محاکمے پچھے، جب تو حدیث نے فرمایا  
عابد بے فقہ چکی کا گدھا (۷۸)

قول ۴۶: نیز ہر مہم و جقدس ہر ہفتہ ہات میں

لا نلحق بھایۃ الولایۃ بداۃ السوء ابدأ و لو ان ولنا تقدم الى  
العين التي باحد منها الانبياء عليهم الصلوة و السلام  
لاحترق و عاية امر الاولياء انهم يتعدون بشريعة محمد  
ﷺ قبل لفتح عليهم و بعده و متى ما حرجوا عن شريعة  
محمد ﷺ هنكوا و انقطع عنهم الإمداد فلا سكتهم ان  
يستقلوا بالاحد عن الله تعالى ابدأ و قد تقدم ان جميع  
الانبياء و الاولياء مستمدون من محمد ﷺ (۷۹)

بہنکی و ایت کی نہایت نبوت کی ابتداء تک نہیں پہنچ سکتی اور اگر وہ ان کی و  
اس چشمہ تک پہنچے جس سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام فیض لیتے ہیں تو  
وہ وہی جل جائے، انبیاء کی نہایت کا یہ ہے کہ شریعت محمد ﷺ پر  
عبادت ہی ہے۔ میں خواہ کشف حاصل ہوا ہو یا نہیں، اگر جب بھی  
شریعت محمد ﷺ سے نکلیں ہلاک ہو جائیں گے و ان کی مدافعت ہو جائے  
گی تو انہیں کبھی ممکن نہیں کہ اندازہ و جان سے خواہ بالا استقامت سے سکین اور

۷۸۔ حبیب الاولیاء فی لاسی عمہ، ترجمہ ۱۸، خالد بن معدان، کتاب العربی.

تم اور یہ بیان کرتے کہ تمام انبیاء اور پیغمبر تسبیح و تہلیل کرتے تھے۔  
مدولیتے ہیں۔

**قول ۴۷:** نیز وہ موصوف قدسہ ذرات ہیں۔

التصوّف إنما هو زبدة عمل العبد بأحكام الشريعة،  
التصوّف آیات، بس ادا مثر شریعت پر بندہ کے عمل کا خاصہ ہے۔

**قول ۴۸:** پھر فرمایا:

علم التصوّف تفرّع من عین الشريعة (۱)  
علم تصوّف چشمہ شریعت سے نکلے ہوئے جیل ہے۔

**قول ۴۹:** پھر فرمایا:

من دقق النظر علم أنه لا يخرج شيء من علوم اهل الله تعالى  
عنه شريعة و كيف تخرج علومهم عن الشريعة و الشريعة  
هي وصنيتهم إلى الله عزّ وجلّ في كلّ لحظة (۲)

جو نظر غور کرے گا کہ علم اور علوم ایسا ہے جوئی چیز شریعت سے باہر  
نہیں اور یہ کہ ان کے علم شریعت سے باہر نہیں جاتا کہ وہ ہم خطہ شریعت  
ہی اُن کے ذمہ وصول بخدا کا ذریعہ ہے۔

**قول ۵۰:** پھر فرمایا:

قد أجمع القوم على أنه لا يصلح للتصدر في طرق الله عزّ وجلّ  
إلا من تسخر في علم الشريعة و علم منطوقها و  
مفهومها و حاصها و عامها و ناسجها و منسوخها و تسخر في

۸۰۔ الصفات کبریٰ شعری، مقدمہ کتاب، مقصطفی ساسی، مصر، ۱۰۲۰ھ

۸۱۔ الصفات کبریٰ شعری، مقدمہ کتاب، مقصطفی ساسی، مصر، ۱۰۲۰ھ

۸۲۔ صفات کبریٰ شعری، مقدمہ کتاب، مقصطفی ساسی، مصر، ۱۰۲۰ھ



لغة العرب حتى عرف مجازاتها و استعاراتها و غير ذلك  
فكل صوفي فقيه ولا عكس (۸۳)

تقریباً ایہیہ، ارم کا جماعت ہے کہ حقیقت میں صدر بنے کا حق نہیں ٹر رہا  
جو مشترکیت کا دیریا ہو اس کے متعلق مضمون میں اس کا مباحث منسوخ ہے  
اس کا کہ ہوزبان عرب کا کمال ہے ہو یہاں تک کہ اس کے مجاز اور  
استعارے بہت ہوتا ہے اور یہ فقیہ صوفی نہیں ہوتا۔

قول ۵۱: نیز عرف معروف قدس مذہبات ہیں

الکشف الصحيح لا يأتى دوماً الا موافقاً لمن سبقه كما هو  
مقروين العلماء (۸۴)

یہی کشف ہمیشہ شریعت کے مطابق ہی آتا ہے جیسا کہ اس میں ہے کہ  
میں مقرر ہو چکا ہے۔

قول ۵۲: نہت عرف باللہ سیدی عبدالغنی ناہی قدس نہہ القدسی فرماتے ہیں:

ما بعده بعض المتصوفة في زماننا انكم معشر اهل العلم  
القاهر تاحدون احكامكم من لكتاب و السنة و انا واحد من  
صاحبه هذا كفر لا محالة بالاحصاء من وجود الاول  
لتصريح بعدم الدخول تحت احكام الكتاب و السنة مع  
وجود شرط التكليف من العقل و البدع (۸۵)

وہ جو ہر زمانے کے بعض صوفی بنے والے اور ملت ہیں کہ اس

۸۳۔ تصوف الحری شیعری، مقدمہ، کتاب، مقتضی ماسی، مقدمہ، ۱۲۰

۸۴۔ سیرت الکبریٰ، فصل اول فی بیان احکام، کتاب، مقتضی ماسی

مقدمہ، ۱۲۰

۸۵۔ حیدر، شرح الطریقة المحمدیة، الباب الاول، الفصل الثانی، مکتبہ نور

علم و واتم اپنے ادھار کتاب و سنت سے لیتے ہو اور تم خود صاحب قرآن سے لیتے ہیں یہ بالجماع تھے جو وحیہ و کفر سے ازلہ جملہ یہ عقل و ہوش شرط تین ہوتے ہوئے کہہ دیا کہ ہم زبرداد شریعت نہیں۔  
یہیں فرمایا:

إن أراد شرک العلم الظاهر عدم الاعتناء به لأن العلم الظاهر لا حاجة اليه. فقد سجد الحطاب الإلهي وسجد الأنبياء و بسب العت و الطللان الى إرسال الرسل و إنزال الكتب فلا شك في كهره أشد الكفر (ملفوظ)

اگر تم ظاہر پیوستہ سے اس کا نہ سیکھنا اور اس کا اتمام نہ کرنا اور اسے اس خیال سے کہ علم ظاہر کی طرف حاجت نہیں تو اس نے کلام الہی کو اتق بتایا اور انبیاء کو یہ وقف شہریہ رسولوں کے جیسے کتابوں کے اتارنے و بحث و باطل کی طرف نسبت یہ تو پیشکش نہیں کہ وہ کافر ہے اور اس کا کفر سب سے سخت تر کفر۔

قول ۵۳: نیز عارف مدام قدس سرہ و تفسیر شریعت مجاہد کے بارے میں حضرات عالیہ سید الطائفہ و سیدی نقشبندی و ابو یزید بدھائی و ابوسیمان و ارانی و ذوالنون مہرکی و بشرحانی و ابو سعید خرازہ وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال تحریر فرماتے ہیں۔

أنظر أيها العاقل الطالب للحق إن هؤلاء عظماء مستنسخ الطريقة و كبار أرباب الحقيقة كنهم يعظمون الشريعة المحمدية و كيف و هم ما وصلوا إلا بذلك التعظيم و السلوك على هذا المسلك المستقيم و لم ينقل عن أحد

منہم و لا غیرہم من السّادة الصّوفیة الکاملین اّنه احتقر شیئاً من احکام الشّریعة المطہّرة ولا امتنع من قبولہ بل کلّہم مسلمون له و یننون علومہم الباطنة علی السیرة الاحمدیة فلا یفرّک طامات لجهال المتنسکس الفاسدین المفسدین الضّالّین المضلّین الزانقین عن السّرع القویم الی صراط الححیم خارجین عن مناهج علماء الشّریعة المحمّدیة مارقین عن مسالک مشائخ الطّریقة لاعراضہم عن التّاذب بأداب الشّریعة و ترکہم الذّخول فی حصونہا المنیعة فہم کفرون بانکارہا مدعون الاستارة بأنوارہا و مشائخ الطّریقة قائمون باداب الشّریعة معتقدون تعظیم احکام اللہ تعالیٰ و لهذا اتحفہم اللہ تعالیٰ بالکمالات القدسیة و هؤلاء المغرورون بالفشار اللابسون حلّة العار الدین ہم مسلمون فی الظّاهر و اذا حقّقہم فہم کفار لم یزالوا معتکفین علی أصنام الأوهام مفتوبین بما یتلقى لہم الشّیطان من الوسوس فی الأفہام فالویل لہم و لم نبعہم أو حسن أمرہم فہم قطع طریق اللہ تعالیٰ (ص ۷۷) ملنقط

یعنی، اے قلم، اے حق کے طالب! کیونکہ یہ عظیم کے مشائخ طریقت یہ کہہ اے ارباب حقیقت سب کے سب شریعت مطہرہ کی تعظیم کر رہے اور کیوں نہ کریں کہ وہ حامل نہ ہوتے مگر اسی تعظیم اقدس سیدھی راہ شریعت پر چلنے کے سبب یا ان سے یا ان کے سوا اور دربار ان او یہاں

کامین کسی ایک سے بھی منقول نہیں کہ اس نے شریعت مطہرہ کے کسی حکم کی تہقیر کی یا اس کے قبول سے باز رہا ہو بلکہ وہ سب اس کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں اور اپنے باطنی موصوفی صورتِ محمدی ﷺ پر بھروسہ کرتے ہیں، تو تجھے زہرا، جھوکا میں نہ، میں حد سے بڑی ہوں باتیں ان جاہلوں کی کہ سالک بنتے ہیں خواہ بڑے درجوں کو بگاڑتے ہیں، آپؐ عمر اور اس کو گمراہ کرتے ہیں، شرع مستقیم سے حق ہو کر جنم کی راہ چلتے ہیں، حکماء شریعت کی راہ سے باہر مشائخ طریقت کے مسلک سے خارج اس لئے کہ آداب شریعت اختیار کرنے سے روگردانی ہے اور اس کے مستند قلموں میں پناہ لینے کو چھوڑ دینے میں تو وہ انکار شریعت کے سبب کافر ہیں اور مہولے یہ کہ اس کے انور سے روشن ہیں، مشائخ طریقت تو آداب شریعت پر قائم ہیں، حکام الدین و قضیم کے معتقد ہیں ان سے مدد تو انہیں مالت اقدس کا قلعہ یا دیر یہ اپنی خرافات پر مغمور یہ مار کا لباس پہننے ہوئے کہ ظاہر میں مسلمان و حقیقت میں کافر ہیں یہ ہمیشہ اپنے اوہام کے تارے آسمان مارے بیٹھے ہیں، شیعتان جو وسوسے ان کے افکار میں استلاب نہیں پر مغلوب ہوئے ہیں تو خرابی چوری خرابی ان کے لئے اور اس کے لئے اور ان کے لئے جو ان کا پیرو ہو یا ان کے کام واپس جانے، اس لئے کہ وہ راہ خدا کے راہزن ہیں۔ اہل ملقطاً

**قول ۵۴:** حضرت قطب ربانی محبوبِ ربانی خدامِ شرفِ جہانِ ہشتی سمنانی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سرورِ سلسلہِ پشتیہ شریفِ مائتے ہیں

خارقِ عادت اُرازِ ولی موصوفِ باوصاف ولایتِ صاحبِ بود

کرامتِ گویندہ اُرازِ مخفی شریعتِ صمدیہ و استدرجِ حفظِ اللہ

وایاکم (۸۸)

اگر اوصاف ولایت والے ولی سے خرق عادت ظاہر ہو تو وہ برامت ہے اور اگر مخالف شریعت سے صابر ہو تو اتدراج ہے، لہذا حق ہمیں اور آپ کو محفوظ فرمائے۔ (ت)

**قول ۵۵:** حضرت سیدی ابو مکارم حسن الدین خلیفہ حضرت سیدی نور الدین مجدد الزمان علیہ السلام نے وقت حضرت سیدی جمال الدین احمد جو زرقانی خلیفہ سیدی رضی الدین علیہ السلام نے حضرت سیدی احمد الدین جو زرقانی کے پاس سے یہ نسخہ لیا، مگر شیخ محمد رشیدی نے روایت فرماتے ہیں:

والثابت شریعت کہیں غیر مقدم اور ولایت نہ ہو، بلکہ اگر ایسا نہ ہو  
کافر گردد۔ (۸۹)

و جب تک شریعت مکمل ہو نہ اپنے ولایت میں قدم نہیں رکھتا  
بلکہ اگر اس کا کاروبار کافر ہے۔ (ت)

**قول ۵۶:** حضرت سیدی شیخ احمد امجد نامی جانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدی محمد مجتہد، دانشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا

اول منصب رہبر حق نہ ہو، و ثمر آموز کہ زاہد ہے عمر مؤخر و شیخان  
است (۹۰)

پہلے مقامات کا منصب حق پر کچھ مرجع و مرجع اصل مریدانہ جہل شیطان  
کا مؤخر و ہوتا ہے۔ (ت)

۸۸۔ لطائف اشرفی، لطیفہ پنجم، مکتبہ سمعانی، کراچی، ۱/۱۲۶

۸۹۔ صحاح لاس، ذکر سیاحہ و کتب حسن محمد بن محمد، ص ۱۰۰

کتاب فروشی، تہران، ایران، ص ۴۴۳

۹۰۔ صحاح لاس، ذکر سیاحہ و کتب حسن محمد بن محمد، ص ۱۰۰

یہ حکایت شریف بہت شریف و لطیف ہے اس کا خلاصہ عرض کریں کہ اس کا مرکزی ماحول، معلوم ہو، اور حضرت خواجہ محمد، رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سرورِ مہر و رسالت علیہ چشتیہ شریف ہیں، رافع و مہر ہو اور آتشِ کلی کے بہت مدحیان کا کارسے کے کہ مسند و ایت کو تو کہ پوری جانتے ہیں، باعثِ بدایت و حجت و قیام ہو، حضرت محمدؐ کے جامعِ خاندان و یار کے سرور ہیں ان کے آباء، سرورِ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو کہ اکابرِ محبوبانِ خدا، سرورِ ان شریعت و طریقت و احبابِ علم و ارامت تھے اور ان کے بعد حضرت خواجہ محمد، رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی پر جیوس فرمایا، بہاروں آئی مرید ہوئے مگر صاحبِ دوا و قدرت بھی مامور نہ ہوئے تھے، نہ راہِ ادریشی کی مرشد کامل کی تعلیم سے چلتے تھے نہ ایت کی ان کے حال شریف پر متوجہ تھے، حضرت شیخ الاسلام قطبِ اندرام پوری امدادِ مافی جانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ان کے تعلیمِ ادریشی کے بہت تھیجیا، یہاں خواص و عام اس جناب کی برکات علیہ و علیہ مرید و متقلد ہوئے و مقامِ اطراف میں ان کا شمار ہوا، صاحبِ دوا و قدرت جو کہ ان رضی اللہ تعالیٰ عنہم و ان کے بعد فرمایا کہ حضرت والہ و اس ملک سے باہر کریں، شکر مریدین کے راجہ پانی صاحبِ حضرت شیخ الاسلام و اس کی اطاعت ہوئی انہوں نے بر و اب سے شیخ الاسلام سے بھرپور حضرت خواجہ محمدؐ کی خوب جانتے تھے یہ دن جب شیخ کا شریفی ضروری تھا تو ارشاد فرمایا ایک ساعت بعد رہو کہ یہ تھا قاصد آتے ہیں، تھوڑی دیر بعد قاصد ان صاحبِ دوا و قدرت کے حضرت والہ انہیں لکھا تھا، پھر فرمایا تم جو لے یا میں بتاؤں کہ سس لے لے ہو، عرض کی حضرت فرمائیں، فرمایا خواجہ محمدؐ نے تمہیں بھیجا ہے کہ امداد سے جو وہ ہماری و ایت میں آیا سیدھی طرح واپس جاتا ہے تو جائے ورنہ جس طرح چاہے گا، قاصدوں نے تصدیق کی کہ ہاں حضرت خواجہ محمدؐ نے یہی پیغام دے کر ہمیں بھیجا ہے، حضرت والہ نے فرمایا کہ ایت سے یہ دیہات مراد ہیں تو یہ اہروں کے ملک ہیں نہ کہ خواجہ محمدؐ کی، اور اگر و ایت سے یہ لوگ مراد ہیں تو یہ بادشاہ و سخی رعیت تو یوں بادشاہ و شیخ شیون ٹھہرے گا، و اگر و ایت سے وہ مراد ہے جو میر، جانتا ہو، اور جسے اس کا بعد جس نے سید کا جہر انہیں لکھا، کہ و ایت سے یہ لوگ مراد



اور کیسا ہوتا ہے! اقصاء کو یہ جواب عطا فرمایا اور ابھیر عظیم آیا اور ایک رات دن ابرو پر سا  
 و ہر گونہ مریاں، سر کے منہ سے حضرت والا نے فرمایا: "خبر سے سوئے ہوئے مریاں طرف  
 چلیں۔" صاحب نے عرض کی: "مندی چڑھ گئی اب جب تک چند روز بارش موقوف نہ ہو کوئی ملاز  
 کشی بھی نہیں لے جا سکتا۔" فرمایا: "کچھ مشکل نہیں آج ہم ملاقی کریں گے، جب سارا ہو کر بنگل  
 پہنچے گا، خطہ فرمایا کہ ایک نو مسلم حضرت کے ہمراہ ہے، فرمایا یہ کون لوگ ہیں، عرض کی: "حضرت  
 کے مرید صاحب ہیں، یہ سن کر ایک جماعت حضرت کے مقابلے کو آئی ہے یہ حضرت کے ہمراہ ہو  
 تے ہیں، فرمایا: "نہیں، انہیں بروہیہ متواضع و انحراف کا کام ہے، اہل ایمان، ہتھیار اور بی ہیں، عرض  
 پسند نہ کر کے ساتھ مندی کر کے پہنچے پانی تنگیابی پر تھی، فرمایا: "آج یہ تمہاری ہے کہ ہم ملاقی کریں  
 گے، معرفت الہی میں کام فرما کر شروع کیا تو محض نین، ذوق سے بیخود ہو گئے، فرمایا: "نہیں  
 بند رو، رہنما احمد رحمن الرحیم، جو رہ چکے، لوگوں نے یہ سنا ہی یا جس نے آنکھ بند کی کھول دی،  
 اس کا جوتہ تر ہو اور جس نے زار اور رے کھول اس کا جوتہ بھی خشک رہا، اور سب نے اپنے  
 آپ کو دیکھ کر اس پر پیر، اقصاء کو یہ جواب عطا فرمایا: "کچھ جلدی کر کے حضرت صاحبزادہ  
 کو دکان کے حضور نہ ہوئے اور حاصل عرض کیا، کسی یقین نہ کیا، صاحبزادہ وہ مرید  
 مسیح کے ساتھ متوجہ ہوئے، اور کچھ شیخ الاسلام سے نظر وہ چاہتے تھے اور اب اختیار یہ وہ  
 ہوئے اور حضرت والا کے پاس مبارک کو بوسہ دیا، حضرت ان کی پیٹھ کھٹکتے و فرماتے تھے  
 "ہیت کا کام، یہی قرآن نہیں جانتے مردان خدا کی فوق سماں سے نہیں، جو سارا ہوا بھی ہے  
 ہاتھ نہیں معلوم کہ کیا کرتے ہو، جب بستی میں آئے حضرت شیخ الاسلام شیخ اپنے صاحب  
 کے ایک محلہ میں اترے اور حضرت صاحبزادہ وہ موقع مریدان دوسرے محلہ میں، دوسرے دن ان  
 مریدین صاحبزادہ نے کہا ہم آئے تھے شیخ احمد کو اس ملک سے نکالنے، اور آج وہ ہمارے  
 ساتھ ایک ہی گاؤں میں مقیم ہیں کوئی قہر عمدہ کرنی چاہتے، حضرت خوبہ ہوئے فرمایا میری  
 رائے میں صواب یہ ہے کہ صبح ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اجازت لیں ان کا کام  
 ہمارے بس کا نہیں، مریدوں نے کہا بلکہ رائے صواب یہ ہے کہ کوئی کام پر جاؤں مقرر کریں

جب ان کے قبیلہ یعنی وہ پہر کوتر مکہ کا وقت آئے اور وہ ان کے پاس سے چلے جائیں وہ تنہا رہیں اس وقت ہماری ایک جماعت آپ کے ساتھ ان کے پاس جائے اور سامع شروع کریں اور حال لائیں، اسی حالت میں کوئی حربہ ان پر مار دیں، حضرت خواجہ نے فرمایا ٹھیک نہیں وہ ولی ہیں صاحب کرامات ہیں مگر مریدوں نے نہ مانا، جب وہ پہر کوتر شیخ الاسلام کے آرام کا وقت آیا خادم نے چاہا کہ بیٹھ لایچھے، فرمایا: ایک ساعت توقف کرو چھو آرام ہو کا ایک کام درپیش ہے، ناکاہ کی نے دروازہ کھولا، خیمہ نے دروازہ کھولا، ایک کہ حضرت خواجہ مودود، ایک انبویہ کے ساتھ تشریف لائے، سلام کر کے سامع شروع ہوا، ساتھ والے غمرے کانے لگے، انہوں نے چاہا کہ اپنا ارادہ فائدہ چرا کریں کہ حضرت شیخ الاسلام نے سر مبارک انہی پر فرمایا ہے سہلا جاتی ہے (اے سہلا! تو کہاں ہے)، سہلا نام ایک صاحب شہر سمنس نے سامع، صاحب کرامات و مائل، مجنون نہ تھے، ہمیشہ حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں رہتے، حضرت کے آواز دینے پر وہ فوراً حاضر ہوئے اور ایک غمرہ ان مقدسوں پر لگایا، وہ سب سے سب معجزات پڑیں چھوڑ کر بھاگ گئے، حضرت صاحبزادہ خواجہ جان باقی رہے، نہایت ندامت کے ساتھ کھڑے ہوئے اور سر پر ہندو کے معنی مانگی، عرض کی حضرت نور مشن ہے کہ اس دفعہ یہ میری مرضی نہ تھی، فرمایا تم سچ کہتے ہو مگر تم ان کے ساتھ کیوں آئے، عرض کیا میں نے برا لیا حضرت معاف فرمائیں، فرمایا میں نے معاف کیا جو اور ان لوگوں کو واپس لاؤ اور وہ خدمت کا رفقہ کر رہے اور تین دن ختم ہو، حضرت خواجہ مودود نے ایسا ہی کیا، بعد ازاں حضرت شیخ الاسلام کے پاس آکر گزارش کی جو حکم ہوا تھا بھی ایسا ہی کیا فرمان ہے، فرمایا سجادہ طاق پر رکھو اور وہ جا کر ہم پر حوالہ زاہد بے علم خرمہ شیطان ہے، خواجہ نے فرمایا: میں نے قبول کیا اور کیا ارشاد ہے، فرمایا: جب تحصیل علم سے فارغ ہو اپنی خاندان زندہ کرو، تمہارے باپ دادا اولیاء، صاحب کرامات تھے، خواجہ مودود نے عرض کی، خاندان زندہ کرنے کو ارشاد ہوتا ہے تو پہلے تمہارے والدین کا حضرت والا مجھے مسند پر بیٹھائیں، فرمایا: آگے آگے آگے، حضرت نے ہاتھ پکڑ کر اپنی مسند مبارک کے کنارے پر بیٹھا اور فرمایا: بشرط علم، تین

بارگاہیہ، حضرت خواجہ تھیں روز اور حاضر خدمت رہے، قائد کے لئے، نوازشیں پا میں، پھر تحصیل علم کے لئے شیخ بنی تشریف لے گئے، چار سال میں ماہ کاٹل ہوئے، ہر شہر میں حضرت سے کرامات ظاہر ہوئیں، پھر چشت کو مریدیت فرمائی، تربیت مریدان میں مشغول ہوئے، اشرف سے صاحبانِ خدا حاضر خدمت ہوئے اور حضرت کی برت افکاش سے دولت معرفت و رتبہ ولایت پہنچے، حضرت خواجہ تشریف زندگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت عالی درجہ میں و عارف واصل ہیں، اسی جناب کے مرید و تربیت یافتہ ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم  
اجمعین۔ (۹۱)

**قول ۵۷:** حضرت مولانا نور الدین جامی قدس سرہ و سلمیٰ فرماتے ہیں

اگر صد ہزار خارق عادات برائیاں ظاہر شود چوں نہ ظاہر ایشاں موافق  
اگر اکثر شریعت ست و نہ باطن ایشاں موافق آداب طریقت باشد اس از  
قبیل کفر و استدراج خواهد بود نہ از مقولہ ولایت و مرادت  
اگر آٹھ خارق عادات ظاہر ہوں جب تک ظاہر باطن شریعت و آداب  
طریقت کے موافق نہ ہو تو وہ طرہ اور استدراج ہوگا ولایت و مرادت کا  
مصدق نہ ہوگا۔ (ت)

یعنی اسی طرح ”انصاف شرفی“ ص ۱۲۹ میں ہے، پھر دونوں کتابوں میں حضرت شیخ  
اشیون شہاب الحق، الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ عبارت کریمہ منقول قول قس ۱۳۲ پر  
فرمائی، فائدہ نفیسہ اسی ”فتح الاسرار شریف“ میں حضرت شیخ اسد مہد اللہ بہ وی انصاری رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے حضرت شیخ محمد شرفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف فرماتے تھے

۹۱۔ صفحات ۲۸۵، ذکر ذریعہ حدیث صفحہ ۲۸۵ تا ۲۸۶، کتاب کشف و سیر

تہران، ایران، ص ۳۲۶ تا ۳۲۹

۹۲۔ صفحات ۲۸۵، نقول فی صحت کفر و بلا و عباد، کتاب کشف و سیر، تہران

پشتیں ہمہ چہاں بوند از خلق بیباک و در باطن پاک و در معرفت و  
فرست چاک ہمہ احوال ایشان با خالص و ترک ریا بودیچہ گونہ در شرع  
سُستی رواند اشہد ہے۔ (۹۳)

تمام پشتی حضرات یہی تھے کہ مخلوق سے ب خوف، باطن میں پاک  
اور معرفت و فرست میں باطن ان کے تمام احوال اخلاص و رب  
ریائی پر مبنی تھے، اور کسی طرح بھی شریعت میں سُستی برداشت نہ  
کرتے۔ (ت)

اور نسخہ قدیمہ ”نفحات شریف“ میں کہ تین سو برس کا لکھا ہوا یوں ہے:

”بچہ نہ سستی رواند شہد ہے در شرع تا بتواہن چہ رسد“

کسی بھی طرح شرع میں سستی روانہ رکھتے تو کوتاہی کہاں ہوتی۔ (ت)

ہمارے چشتی بھائی حضرات چشت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا حال کریہ مشاہدہ کریں۔ اصلاً  
شرع میں سستی و کاہلی بھی جائز نہ رکھتے نہ کہ معاذ اللہ احکام شریعہ کو باکا جاننا چشتی ہونے کو بندگی  
شرع سے پروانہ آزادی ماننا، العیاذ باللہ رب العالمین سردار سلسلہ عالیہ بہشتیہ حضرت سلطان  
الاولیٰ، شیخ المشائخ محبوب الہی نظام الحق و امین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات عالیہ  
سنئے، فرماتے:

(۱) چند ای چیزیں باید تا سماح مباح شود مستمع، مسمع، آلم، سمع یعنی  
نویندہ، مراقب، ماسم، مودک، باشد و مورت نباشد، مستمع آگاہی شنود از  
یاد حق خالی نباشد و مسموع، نیچہ بویندیش و مسخری نباشد و آلم، سمع مزامیر  
است چوں چنگ در باب و مثل آس می باید کہ در میان نباشد این چنین

۹۳۔ محاب دُرس، ذکر سیح احمد، جسی، ر. اسطورات کندھروسی، بھرت، بھرت،

۹۴۔ محاب دُرس، ذکر سیح احمد، جسی، ر. اسطورات کندھروسی، بھرت، بھرت،

سماع حلال است۔ (۹۰)

چند چیزیں پائی جائیں تو سماع حلال ہوگا، سننے والے تمام مرد باغ ہوں بچے اور عورت نہ ہوں سننے والے اللہ تعالیٰ کی یاد سے خالی نہ ہوں، کلام فحش و منق سے خالی ہو اور آلات سماع سرنگی اور طبلہ وغیرہ نہ ہو تو ایسا سماع حلال ہوگا۔ (ت)

(۲) ایک بار حضرت محبوب الہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے عرض کی آج کل بعض

خائفہ دار درویشوں نے مزامیر کے مجمع میں وجد کیا، فرمایا:

تیلو نہ کروہ اند اچھنا مشرواع ست ناپسندیدہ ست۔ (۹۱)

اچھنا نہ کیا جو بات شرع میں نادر ہے وہ کسی طرح پسندیدہ نہیں۔

(۳) کسی نے عرض کی کہ جب وہ لوگ وہاں سے باہر آئے ان سے کہا گیا کہ تم نے یہ

کیا کیا وہاں تو مزامیر تھے تم نے وہاں جا کر کیوں تو ان کی اور جدیدیہ ہوئے ہم یہ مستغرق

تھے۔ ہمیں مزامیر کی خبر نہ ہوئی، حضرت شیخ مشائخ اہل حق والدین نے فرمایا

ایں جواب ہم چیز کے نیت اس شخص اور ہم مصیبت پایا یہ۔ (۹۲)

یہ جواب بھی محض مہمل ہے سب گناہوں میں یہی حیلہ ہو سکتا ہے۔

ایک ویر قاطع جواب ارشاد ہوا، تو شراب پینے اور کہہ کے کمال استغراق کے سبب

ہمیں خبر نہ ہوئی کہ شراب پی پانی پینا کر کے اور کہہ دے ہمیں تین نہ ہوئی کہ جو رہے یا بیگانی۔

(۴) ایک بار کسی نے عرض کی کہ وہاں موضع میں بعض یاروں نے مجمع کیا اور مزامیر

غیر با حرام چیزیں ہیں، حضرت سلطان مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا

میں منع کر دیا کہ مزامیر و محرمات درمیان نباشد نیکو نہ کر و اند (۵)  
میں نے منع فرمایا ہے کہ مزامیر و محرمات درمیان نہ ہوں، ان دونوں  
نے اچھا نہ کیا۔

(۵) حضور ﷺ شیخ محمد بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت محبوبیت  
منزلت نے اس باب نہایت شدت اور سخت تاکید سے ممانعت فرمائی، یہاں تک کہ فرمایا کہ  
اگر امام نہ زچہ اٹھاتا تو اور جہالت میں پتھر عورتیں بھی شامل ہوں، امام کو سبھ واقع ہو، مرد و سبھان  
اللہ کہہ کر امام کو مطلع کریں، عورت بتانا چاہے تو کیا کرے، سبھان اللہ تو کہہ ہی نہیں کہ استہ پنی  
آواز نہ چاہئے، پھر کیا کرے:

پشت است بر خلف است زند و خلف است بر خلف است نہ زند کہ آن  
بہ لبوی ماند تا این غایت از ملا ہی، امثال اس پر نیز آمد و ست پس در  
سماع طریق اولیٰ کہ ازیں بابت نباشد (۹۹)

باتحیہ کی پشت کو تھیل پر مارے، تھیلی کو تھیل پر نہ مارے، یونکہ تاقی دو میں  
شمار ہوتی ہے، جب تک یہاں تک کہ آپ ہو، والی چیزوں سے پرہیز  
فرماتے تو سماع میں بطریق اولیٰ ضروری ہے کہ ایسا نہ ہو۔ (ت)  
شیخ مبارک فرماتے ہیں

یعنی ار منع و تک چندیں احتیاط آمد و ست پس در سماع مزامیر بطریق  
اولیٰ منع است۔ (۱۰۰)

یعنی تان جانے میں منع کے لئے یہ احتیاط تھی تو سماع میں مزامیر سے منع  
بطریق اولیٰ ہے۔ (ت)



سبحان اللہ! جو بندہ ان خدا تان و نایب مزاج نہیں بندہ ان نفس ان کے ساتھ رہا تو وہ قبول کی تہمت باندھیں۔

(۶) حضرت محبوب الہی کے مہفومات پر مبنی فوائد الفوائد (۱۰۱) نمبر ۱۰۱ میں شہید حضرت میر حسن علی انجری قدس سرہ کے جمع کے بعد ہیں ان میں بھی ان نمبر کا صاف نشانہ درج ہے

مزامیر حرام است (۱۰۱)

(۱) نمبر ۱۰۱ کی تفسیر حضرت مولانا محمد امجد الدین زراری قدس سرہ کے نمبر ۱۰۱ میں نمبر ۱۰۱ کے درجہ ۱۰۱ میں یہ رسالہ ہے کہ "کشف القناع عن اصول السماع" تالیف فرمایا، اس میں فرماتے ہیں:

ما سمع مسامحة رضى الله تعالى عنهم فرى عن هذه  
التهمة وهو مجرد صوت القوال مع الاسعار المسعرة من  
كمال صنعة الله تعالى (۱۰۲)

یعنی ہمارے مشائخ اہل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مانع اس مزامیر سے  
بہتان کے پاس ہے وہ کہ وہ فقاہین و آوازیں ان شعرا کے ساتھ  
جو کمال صنعت الہی کی خبر دیتے ہیں۔

قول ۵۸: حضرت میر سید عبد الوحید بلوچی قدس سرہ رسائی کے بعد انہی سے  
خاندان مایشان پشت سے ہیں، ورنہ یہ واسطے حضرت مخدوم شاہ بخاری قدس سرہ  
لوائی سے مرید ہیں جو یہ ایسا واسطے حضرت مخدوم شاہ بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرید  
ہیں، حضرت شاہ بخاری مہاشائی جہان آبادی قدس سرہ فرماتے ہیں

شب و روز مدینہ منورہ پہنچو برستہ خوب تر شہرہ اربعہ مدینہ منورہ سے  
اللہ بڑی مہربانی سے انہیں اقدس حضرت رسالت پر بھی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

باریاب شدیم۔ جتنے راجے بہرام و دیو کے مکتی میں غم نہ رہے نہایت  
 است کہ مختلف سنی مداحیہ و علم بابہ پتہ شریعتیں کردہ حرفہ کے  
 زندہ القات تمام ہمدید رندیوں مجس آخر شد ازید صغۃ اللہ تقاریر  
 رومہ میں شریعت کی است کہ حضرت سنی مداحیہ و علم بابہ القات ہاں  
 مرتبہ زندگات میں ہمداد حد بلکہ سنی است و باعث مزید احترام ہاں  
 است کہ "تجربہ" تصنیف واریاب رسالتاب سنی اہل قول مداحیہ  
 وسلم مقبول افتاد (۱۰۳)

میں مدینہ منورہ میں ایک شب بستر نوپ پر بیٹھا تھا کہ میں نے عام واقفہ  
 میں دیکھا کہ میں در سید صغۃ اللہ بروقی و فوس حضرت رسالت پند  
 حضرت کی بارگاہ میں سناں میں ورحمہ بہرام و دیو کے مکتی میں ایک  
 جماعت بھی موجود تھے۔ ان میں ایک صاحب بیسے تھے جن نے انصاف  
 حضرت کی شریعت میں تہذیب و تہذیب فرما رہے اور ان کی جانب سے خاص  
 رشتہ تھے۔ اب یہ سنی رشتہ تھے وہی قومیں نے یہ صغۃ اللہ صاحب  
 نے دریافت کیا کہ یہ وہ صاحب تھے جن کی جانب انصاف حضرت ہاں  
 وجہ القات تھے۔ انہوں نے فرمایا یہ ہمداد حد بلکہ سنی میں ورحمہ  
 است ورحمہ بہرام است یہ ہے کہ ان کی تصنیف کردہ کتاب "تجربہ"  
 سنی شریعت بارگاہیوں سے شرف قبول پا چکی ہے۔ (ت)

یہی حضرت مہ قدس سرہ منیر سنی کتاب مقبول بارگاہ قدس "تجربہ سنی شریعت"  
 میں فرماتے ہیں:

اے صاحب تحقیق جانے راویین کہ ورثہ انبیاء و ائمہ دستند

اصحاب حدیث و فقہاء و صوفیہ (۱۰۴)

السنن کے حسب کرنے والے وہ علماء جو دین کے راستوں پر چلتے ہیں  
کہ ورثہ انبیاء میں سے تین گروہ ہیں، اہل حدیث، اہل فقہاء، اہل  
صوفیاء۔ (ت)

دیجئے ہیں کہ حق حق ہے کہ علم کے خباہت باطن سب و ارثان انبیاء مرام میں، علیہم

الصلوة والسلام والثناء

قول ۵۹: میں سنت میری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی "سبع سنابل شریف" میں فرماتے ہیں:

شریعت محمدی، دین احمدی رہے ست سیم و جاہ و ایت مستقیم خاتم  
الانبیاء علیہ السلام باپندیں ہزار افوق مت زویا، و  
النبیاء و شہداء و صدیقین برن جاہ و رفیع و عزائری و شک شکک و  
شہادت پاک رفیع عام و منزل اس معین و مبین گروہ ازہ قدس  
نشانے بازو، ہر منزلے نزلے نبیہ و رفیع قیام الخلق را بدرقہ  
ہمت ہر ان فتنہ و المرموبت مبتدئ بطریقہ اہل دعوت نہ باید کہ  
قوس انبیا نہ زندہ اہل بدعت و منکرات حافہ باشند کہ خود را در پاس  
انبار بہ تکتہ پایید آئند و متکد فی سد و خوش مر باطن پوشیدہ و آئند این  
بدعت اند عدالتے دین و اخوان انبیاء حقین و چوں نور محمد عالمے دین و  
مشترک عالم مکملات بدعت ایشان کثوف میکرد و چار عالمے شریعت را  
آئین پذیر اند عالمے ربانی کہ نور پیہر اند و اندر امر از ایشان شیائین  
انسان محفوظ میدارند و انفس نورانی ایشان مشابہ شب و ثقب پیوستہ  
ایں مستقرن (یعنی درز دین) شریعت ازہ چاہے میر اند و برترہ  
قذف پراگندہ میگروانند (۱۰۵)

شریعت محمدی، دین احمدی و راہ سیم و جاہ مستقیم ہے جس پر ختم انبیاء

علیہ افضل الصلوٰۃ و التبیۃ اپنی امت کے بڑا بابا اولیاء و اصفیاء اور  
سدا یقین و شہدائے جموں میں کا مزن ربے اور اسے ہر قسم کے خس و  
خاشاک اور شتم و ثبات سے پاک فرمایا، اس کے مقامات و منازل  
متعین و روشن فرمادیئے، قدم قدم پر نشانات ہیں اور منزل منزل بنیات  
اور رہنوں سے حفاظت کے لئے جہد و جہد کی رنے والے مقرر ہیں  
اور اولیائے کرام و صوفیائے منہم کے مسک قدیم کے برخلاف کوئی  
اور راہ دہاتا ہے کسی اور طریقے کی طرف بلاتا ہے تو اس کی بات پر کان  
نہیں دینا چاہئے بلکہ حمایت و نصرت حق کی نیت سے اس کی تردید و  
تغلیظ کو منجملہ فرائض و مذہب سمجھنا چاہئے، اہل بدعت و ضلالت وہی تو ہیں  
جو از ارہ فریب وہی لباس اسلام پہن کر (عوام اہل اسلام میں) آتے  
اور اپنے عقائد فی سادہ کو پوشیدہ رکھتے ہیں، یہی لوگ اعدائے دین و  
انہ ان الشیاطین ہیں اور چونکہ علمائے دین و مشائخ اسلام کے علم کے نور  
سے ان کی گمراہی کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں، محالہ یہ لوگ علمائے  
شریعت کو دشمن سمجھنے لگے ہیں، علمائے ربانی کہ آسمان اسلام کے روشن  
ستارے ہیں، عوام کو ان شیاطین الناس کے شر سے محفوظ رکھتے ہیں اور  
اپنے نورانی انداز سے شہاب ثاقب کی مانند ہمیشہ ان دین کے لٹیروں  
اور پوروں کو ہر طرف سے ہتکتے اور ان پر لعنت ورا کے پتھر مار مار کر

دور و راستے ہیں رہتے ہیں۔ (ت)

اس جاہل نے کہ علمائے شریعت کو معاند شیاطین کہا جاتا تھا، امدد کے ایسے کرام  
کی زبان و درفشان سے امدد عز و جل نے ثابت کر دیا کہ یہ جاہل اور اس کے ہم مشرب ہی  
شیاطین و دشمنان دین میں اور ہزار ہزار حمد اس کے وجہ کریم کو، یہ کلمات عایدات بارگاہ  
رسالت میں معروض ہو کر مستحکم بہر قبول ہوئے، واللہ الحمد

**قول ۶۰:** یہی سید جلیل عارف جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کتاب میں فرماتے ہیں:

چند شرائط می دان کہ بے آن شرائط اصلاً پیری مریدی درست نیست کیے  
آنکہ پیر مسلک صحیح داشته باشد، دوم آنکہ پیر در ادائے حق شریعت قاصرو  
متہاون نباشد، سوم آنکہ پیر را عقائد درست بود موافق مذہب سنت و  
جماعت پیری و مریدی بے ایں سه شرائط اصلاً درست نیست (۱۰۶)  
پیری مریدی چند شرائط پر مبنی ہے جن کے بغیر پیری مریدی صحیح نہیں، ان  
شرائط میں پہلی شرط یہ ہے کہ پیر مسلک صحیح رکھتا ہو، دوسری شرط یہ ہے کہ  
پیر حقوق شرعیہ ادا کرے، اور تیسری شرط یہ ہے کہ پیر کے عقائد مذہب  
اہلسنت و جماعت کے مطابق ہوں، یہ وہ شرطیں ہیں جن کے بغیر پیری و  
مریدی ہرگز صحیح نہیں ہو سکتی (یعنی اتباع احکام شریعت میں ست اور کامل  
نہ ہوں)۔ (ت)

پھر شرط اول کی تفصیل ارشاد فرما کر شرط دوم کے متعلق فرمایا:

شرط دوم پیر آنست کہ عالم و عامل باشد بر جملہ عبادات و در ادائے احکام  
قاصرو متہاون نبود و اگر بر انواع عبادات عالم نبود عامل نتواند شد، و از  
حد شرع بیفتد پس پیری را نشاید زیرا کہ ہر کہ از مقام حقیقت بیفتد  
بر طریقت قرار گیرد، ہر کہ از طریقت بیفتد گمراہ گردد و گمراہ پیری را نشاید  
امادرویشے کہ مرجع خلایق بود اور احتیاط در جزئیات شریعت فرض لازم  
ست باید کہ یک دقیقہ از دقائق شرع از وفوت نشود کہ وسیلہ گمراہی  
مریدان ست بجهت آنکہ گویند کہ پیر ما ایں چنین کار کردہ است پس  
اوضال و مہمل گردد (۱۰۷)



پیری کی دوسری شرط کی توضیح ہے کہ پیر کو عامل با عمل ہونا ضروری ہے، شریعت کی مقررہ فرمودہ عبادات و احکام میں کوتاہی اور سستی کو دخل نہ دے، اب اگر کوئی شخص عبادات (فرائض و واجبات، سنن و مستحبات، محرمات و مکروہات) سے واقف نہیں تو ظاہر ہے کہ وہ ان پر عمل نہ کر سکے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وحد شریعت سے گر جائے گا، اور اب پیر بننے کا اہل نہ رہے گا، اس لئے جو شخص مقام حقیقت سے گرتا ہے وہ طریقت پر رُک جاتا ہے، اور جو طریقت سے گرتا ہے شریعت پر ٹھہر جاتا ہے اور جو شخص شریعت سے گرتا ہے وہ گمراہی میں پڑ جاتا ہے، اور گمراہ آدمی پیری کے قابل نہیں، پھر جو درویش کہ مرجع خلاق ہو اُس پر شریعت کے احکام جزئیہ کی احتیاط فرض و لازم ہو جاتی ہے، لہذا اُس پر فرض ہے کہ شریعت کے آداب و مستحبات سے بھی کسی ادب و مستحب سے غافل نہ رہے اور اسے فوت نہ ہونے دے کہ یہ چیز مریدوں کی گمراہی کی سند ہو جاتی ہے اور مریدین اُسے حجت بنا کر کہتے ہیں کہ ہمارے پیر صاحب نے تو یہ کیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ گمراہ گمراہ کن بن جاتے ہیں۔ (ت)

پھر تینوں شرطیں بیان کر کے فرمایا:

مرید کہ پیر را بایں ہر سہ شرائط موصوف یا بد بیعت با او کند کہ جائز و مستحسن است و اگر در پیر ازیں ہر سہ شرائط یکے مفقود بود بیعت با او جائز نہ باشد و اگر کسے از سبب نادانی باو بیعت کردہ باشد باید کہ ازاں بیعت بگردد (۱۰۸)

غرض یہ کہ مرید جب پیر کو ان تینوں شرطوں کا جامع پائے تو اب اس کے ہاتھ بیعت کرے کہ جائز و مستحسن ہے اور اگر پیر میں ان شرطوں میں سے



کوئی ایک شرط بھی نہ پائے جائے تو اس سے بیعت جائز نہیں، بلکہ اگر کسی نے نادانستہ ایسے پیر سے بیعت کر لی تو اس پر اس بیعت کا توڑ دینا واجب ہے۔ (ت)

### خاتمہ رزقنا اللہ حسنہا

یہ بظاہر اگرچہ ساٹھ قول ہیں مگر حقیقت چالیس اولیائے کرام کے اتنی ارشادات عالیہ ہیں کہ صدر کلام میں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ارشاد امر چہارم میں اور امام مالک اور امام شافعی کے اقوال امر ششم میں اور سید الطائفہ کا ارشاد زیر قول ۱۱، سیدی نابلسی کا زیر قول ۱۳، ایک ولی کا قول جن سے شیخ اکبر نے استفسار کیا بضمن قول ۳۸، علی خواص کا قول زیر قول ۴۲، علامہ نابلسی کا زیر قول ۵۲، حضرت خواجہ مودود کا قول بضمن قول ۵۶، شیخ الاسلام ہروی کا ایک قول اور حضرت سلطان الاولیاء محبوب الہی کے چھ اور حضرت شیخ محمد بن مبارک، مرید شیخ العالم فرید الحق والدین گنجشکر و خلیفہ حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو قول، یہ سب زیر قول ۵۷، اور حضرت میر عبد الواحد کے دو قول زیر قول ۶۰، یہ بیس شمار میں آئے۔

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

# جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان کی سرگرمیاں

## جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان

کے تحت صبح و رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

**مدارس  
حفظ و ناظرہ**

## جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان

کے تحت صبح اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی درس نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

**درس  
نظامی**

## جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان

کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

**دارالافتاء**

## جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان

کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علماء اہلسنت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہے۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

**مفت  
سلسلہ اشاعت**

## جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان

کے زیر اہتمام نور مسجد کا غذائی بازار میں ہر روز کو رات بعد نماز عشاء اور آدھے ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں مختلف علماء کرام مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

**ہفتہ واری  
اجتماع**

## جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان

کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء اہلسنت کی کتابیں مطالعہ کے لئے اور کنٹینر سہولت کے لئے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔

**کتب و کیسٹ  
لائبریری**

تسکینِ روح اور تقویتِ ایمان کے لئے شرکت کریں

ہر شب جمعہ نمازِ تہجد اور ہر اتوار عصر تا مغرب ختم قادریہ اور خصوصی دعا

**روحانی  
پروگرام**